رتبۂ اعلا اُسے بخشا ہی حق نے بیشبہہ — فوج مرسل کا گرامی تر وُہی سلطان ہی
ہی ثنا در نوح اُسکی بحر عظمت کا مدام — خوان عشرت کا طفیل اُسکے سدا مہمان ہی
کب ثنا اُس کی ادا ہو وے کسی انسان سے — مدح جس نور خدا کی زیور قرآن ہی
اُسکے جو نور محبت سے ہوا ہی بہرہ مند — در دو عالم بے شبہہ وُہ قابل رضوان ہی
دل سے پڑھتا ہون مین اُس ذات مقدس پر درود — اسطرح حکم الٰہی واجب انسان ہی

در مدح آل اطہار و صحاب کبار

اور انکی آل رضہ اور صحابہ رضہ پر کہ جنھون نے تیغ زبان و زبان تیغ سے دین کی تائید کرکے کفر و شرک کی راہ و بدچال دُور کی

قطعہ

آل رضہ اور اصحاب رضہ پر ہوا اُسکے نازل فضل رب — جنکا اعلی مرتبہ در حضرت سبحان ہی
سعی سے جنکے ہوا ہی کفر مفقود از جہان — شرق سے تا غرب یکسر جلوۂ ایمان ہی

اس پیچھے بوجھا چاہیئے کہ دین اسلام فی الحقیقت اگرچہ حق اور سچا اور بلند و برتر ہی لیکن کافر لوگ خصوصا ہمارے ملک کے برہمن وغیرہ اپنے کفر کی بدچال مسلمانون کے سامنے بہتر اور افضل دکھا کر دین اسلام کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہین اور اپنے دیوتون کے قصے اور اوتارون کی حکایتین نہایت ٹھٹھے ساتھہ مسلمانون کے رو برو بیان کرکے اپنے کفر کی صداقت ظاہر کرتے ہین اور اکثر مسلمان اگرچہ اُنکے ساتھہ تقریر و بحث کرکے اپنی کتاب محمدی کے دلایل سے اسلام کی بلندی اور حقیت ثابت کرتے ہین پر وے کفار منکر مسلمانون کی کتاب کو کچھہ مطلق مانتے نہین بلکہ اپنے شرک و کفر کی بلندی بے تکلف دکھاتے ہی رہتے ہین اما اس مسکین نے انکے اکثر پنڈت اور بھٹ وغیرہ ان کے بڑے بڑے شاستریون کے ساتھہ مباحثہ اور مناظرہ کرکے اُنکے شاستر اور پوتھیون سے اور دلایل عقلیہ سے انکو عاجز اور لاجار ہی کرتا رہا اور وے اکثر وقت جواب دہی سے لاچار و لاجواب ہوکر اسلام کے مقر ہوتے رہے بلکہ بعضے اسلام سے بھی مشرف ہوئے ہین اس لئے بعضے اخوان صفا اور اہل وفا دوست خالص اور محب مخلص اس کمترین کو رغبت دیکے کہنے لگے جو سوال و جواب

ہندؤن کے ردّ مین یادہون سو ایک رسالے مین ایکسان جمع کرنے سے اس ملک کے مسلمانونکو
یہان کے کافرونکے ساتھہ بحث و تقریر کا وسیلہ اور جہاد زبانی کا سبب ہوگا اور اُسکے باعث اگر
کوئی توفیق الٰہی سے اسلام پر آجاوے تو اُسکا ثواب تمکو بھی ملے و بنا بر علیہ وُہ مباحثہ اور
مناظرہ ویساہی فقط مسلمان اور ہندو کا تخلص رکھہ کر تمام و کمال سوال و جواب کی تقریر اس
طریق سے لکھی ہی کہ گویا ایک ہی ہندو سے مناظرہ ہی اور عبارات انشائیہ و استعارات بدیعیہ
اور بعضے الفاظ مغلقہ اردو وغیرہ کے جو اس ملک کے عام لوگون مین غیر مستعمل ہین چھوڑکے
عام محاورہ کے موافق ایسی سلیس عبارت لکھی ہی کہ ہر ایک خاص و عام حرف شناس اسکے مطلب
ایک سرسری مطالعہ کرکے جلد سمجھہ لیوین اور شرک و کفر سے واقف ہوکر کافرونکے ساتھہ مباحثے اور
مناظرے مین شرک و کفر کی ذلت اور اسلام کی فوقیت دکھا کر اُنپر ہمیشہ غالب رہین اور توفیق الٰہی
سے انکو اسلام پر لاوین

اشعار

اس نمط تیغ زبان بھی سربسر رخشان ہی
مہر کے آگے سیاہی شب کی بیسامان ہی
دیکھہ ہر آیت کی معنے گر تجھے عرفان ہی
آیت و اغلظ علیہم صاف یہہ برہان ہی
دیکھہ یہہ تیغ زبان بھی کاسہ اوثان ہی
ہر نمط کافر کشی پر مستعد ہر آن ہی
عقل سب آزر وشون کی سربسر حیران ہی
در نہ افلاک ہر اک بتکدہ ویران ہی
واہ کیا شیرازہ بندی اسکی بانسیان ہی
ناک مکیسر در بیاض دیدۂ شیطان ہی
ننگ کفار و نیزہ ہر دم کفر کا مہران ہی
ہی زبان تیغ جس صورت سے کافر کش مدام
ہی زوال کفر سے اسلام کی بڑھتی سدا
کافرون کی ہی مذمت سربسر قرآن مین
ہی کلام رد شرک داخل حکم جہاد
ہی اہانت کافرون کے کیش کی ہر دم ضرور
نیزہ آسا خامۂ مشکین میدان سخن
دیکھیہ یہہ لفت ہر ابرہان قاطع بت شکن
اس رسالہ کا یہہ محکم کرہ نظر قصر بلند
کفر کے اس سے پریشان ہووین ہر ساعت و رق
ہی سواد دیدۂ اسلام کو منت اس سے نور
مومنون کے ہاتھہ مین یہہ سیف قاطع دیکھیہ
ہین مضامین اسکے نت سرگرم در بازار دین

جسطرح غارت ہمیشہ کفر کی دکان ہے
گرچہ ظاہر محفل آرا صورت مہمان ہے
طرفہ بہر حق پرستان گلشن ایقان ہے
کافرون کو جیسی نفرت اسنے نت شایان ہے
شرک در گرداب ہے اور کفر در طوفان ہے
دار دنیا مین جو مومن صاحب اذعان ہے
بندۂ عاصی پہ جسکا سر بسر احسان ہے
رکھہ اُسے دل شاد دایم اسکا جو خواہان ہے
بندۂ مسکین ہمیشہ طالب غفران ہے

نسخہ توحید اسکے ہر سخن مین ہے عیان
تو عجب ظاہر ہے ہستون کی [illegible]
اس رسالہ کی تو لازم ہے دیندار ونکو جا
مشرکون کے کیون نہ ہو جاوین جگر اس سے کباب
طرفہ اس سیر چمن سے ہو وے ہر دم شاد کام
مانگتا ہون مین جناب کبریا سے یہہ دعا
یا الٰہی کر اسے مرغوب طبع خاص و عام
خیر کر اس عاجز بیکس کا یارب خاتمہ

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْهِدَايَةُ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِيْنَ بِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَالنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اٰمِيْن

آغاز مناظرہ مسلمان او ہندو کا

سنا چاہئے کہ یہہ مسکین ایک روز کسی رفیق شفیق کے گھر کے صحن مین بطریق تفرج چند صحبا کبار ذوی الاعتبار کے بیٹھہ کر وعظ و نصیحت کی باتین کر رہا تھا اتفاقا ایک پنڈت معہ چند برہمن وہان آنکلا اور احکام اسلامیہ کہ جو وہان بیان ہوتے تھے سنکر کہنے لگا کہ بعضے رسوم و آئین مسلمانی کے بہت ہی خوب اور بسا مرغوب نظر آتے ہین تب اس مسکین نے اسکی نفتیہ کلام کے لئے کہ جو لفظ بعض سے مفہوم ہے جواب دیا کہ مہاراج تم کیا کہتے ہو اگر انصاف کی راہ سے دیکھو تو ہم مسلمانون کے دین و آئین مین کوئی بات لایق ناپسندی کے نہین بلکہ سب کے سب خوب اور پسندیدہ ہین اگرچہ بعضے نیک کام اور دین کے رسوم اور اسلام کے احکام تم جیسے بیدین اور مشرکون کافرون کی نظر مین بسبب انکی جہالت اور گمراہی اور کثافت دل کے جو معرفت حق و باطل سے بے بہرہ و قاصر ہین ظاہر مین پسند نہین معلوم ہوتی پر اسکا کیا اعتبار ہے ہندو کہنے لگا صاحب تمنے کہان سے معلوم کیا کہ ہم لوگ بے دین اور مشرک اور کافر ہین ہم بھی ایک دین

وآئین پر ہو کر اپنے دہرم کے موافق خدا کی بندگی مین ہمیشہ رہتے ہین بھلا اگر یہہ دعوی تمھارا حق اور سچا
ہی تو اسکی وجہ بیان کرکے تحقیق کر دیجیے نہین تو ہم لوگون پر بے دینی اور شرک و کفر کا
اطلاق کرنا چھوڑ دیجیے اس مسکین نے کہا ہم لوگ جو تم جیسے ہندون کو کافر و مشرک اور بے دین
کہتے ہین سو حق اور سچا ہی اور اسکا ثابت کر دینا بھی کچھ بڑی بات نہین پر کیا کرین پر کوئی انصاف
چھوڑتا ہی اور جہالت سے اپنے ہی مذہب کا پاس کیا کرتا ہی اور نفسانیت پر آکر بے فایدہ سر بکتا ہی
ہندو سے کہنے لگا دین و مذہب کی بحث اور تقریر مین جہالت اور نفسانیت کا دخل اور ترک انصاف کا
کونسا محل ہی بھلا اگر تم انصاف کی راہ سے ہمین قایل کر دوگے تو البتہ ہم بھی خوب حق بات سنے نگذرینگے
یہہ کہا اور ویسا ہی سوال کیا **ہندو کا سوال** کہو صاحب تم مسلمان لوگ ہم جیسے ہندون کو کس لیے
بیدین اور کافر اور مشرک کہتے ہو **مسلمان کا جواب** تمھارا اور ہمارا ایک خدا وحدہ لاشریک لہ ہی
اور تم لوگون نے اس خداے واحد کے سواے اسکے پیدا کیے ہوے ایشور اور برمہ اور وشنو یعنی
نارائن جیسے بتون کو اپنے خدا ٹھہرا لیے ہو اس سے تمکو مشرک اور کافر کہتے ہین اور تمھارے واسطے کوئی پیغمبر اور
کتاب نہین اسواسطے تم کو بیدین بولتے ہین باعی — ہی تمھارا ایشور و وشنو اور برمہ جب خدا
کافر و مشرک تمھین بن ہوگئے حق سے جدا — تمھاری ہی نہین تمکو کتاب — اور بیدبھی
ہین تمھارے واسطے غضب خدا تمہو مذہب — ہندو بولا ایشور اور برمہ اور دشنو سب اس
خداے واحد کے نام ہین ایشور یعنی ذات خدا اور برمہ یعنے پیدا کرنیوالا اور دشنو یعنی نگاہ
رکھنے والا اسلیے ایشور خدا کی ذات کا نام اور برمہ اور دشنو اُس کی صفات کے نام ہین جیسا
ن یعنی پیدا کرنیوالا اور حفیظ یعنی نگاہ
رکھنے والا اسکی صفات کے نام ہین بنابراسکے تمھارے اور ہمارے اعتقادات مین سواے
زبان کے کچھ دوسرا فرق نظر نہین آتا اور فقط زبان کا فرق ہونے مین کچھ قباحت بھی نہین بلکہ
تمھاری سرزوری اور سینہ درازی ہی جو تم لوگ ہم لوگون پر شرک و کفر کا اطلاق کرتے ہو اور ہمارے
لیے کوئی پیغمبر اور کتاب نہین کہکے کہتے ہو سو بھی عبث تکلیف ہی کیونکہ جیسا تمھارے نزدیک



ایک لاکھ اسی یا چالیس ہزار پیغمبرونکا ہونا ثبوت پہلی ہی دنیا ہی ہماری نزدیک بھی [illegible]
ثابت ہین اور تمہارے واسطے جیسی فرقان کتاب ہی ویسی ہی ہمارے لئے بھی بید خدا [illegible]

مسلمانونکا جواب ہی پنکہات پوتھی جو مختصر چار بیدکی ہی اُسمین لکھا ہی کہ پرابرہمہ یعنے ایشور نے اپنی [illegible]
غیب سے برمہ کو ظاہر کرکے پیدا کرنے والا ہوا اور وشنو کو پیدا کرکے نگاہ رکھنے والا ہوا [illegible]

پس یہہ مضمون اگرچہ تمہارے مدعا کے موافق ہی سب کا سب غلط اور جھوٹھہ ہی کیونکہ اگر ایشور اور برمہ اور وشنو تینون ایک ہی ذات کے نام ہوتے اور فقط ذات وصفات کا فرق ہوتا تو پھر تینون کے لئے جدے جدے جورو اور علاحدہ علاحدہ ہتھیار اور خاص سواری ہوتی اور شاستر اور پوتھیون سے ثابت ہی کہ ایشو کی جورو پاربتی اور ہتھیار اس کا ترسول اور سواری اسکی بیل تھی اور برمہ کی جورو سرسوتی اور ہتھیار اس کا کنول یا کمنڈلو اور سواری اسکی ہانس تھی اور وشنو کی جورو لچھمی اور ہتھیار اسکا چکر اور سواری اسکی گرڈ تھی جیساکہ دویت بیدانت شاستر مین مدہواچاری نے لکھا ہی کہ خداے واحد نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان اور زمین بنایا پھر انکی نگاہبانی کے لئے تین ستوگون ظہور مین لایا ایک ستوگون یعنے عقل کہ جسکی صورت وشنو ہی اور عقل اصل مین چالاکی رکھتی ہی اس لئے اسکی سواری گرود اور ہتھیار اُس کا چکر اور جورو اسکی لچھمی ہی دوسرا تموگون یعنے غصہ کہ جسکی مورت مہادیو یعنے ایشور ہی اور غصہ اصل مین احمقی ہی اس لئے اسکی سواری بیل اور ہتھیار اسکا ترسول اور عورت اسکی پاربتی یعنے صورت منحوس ہی تیسرا رجوگون کہ اسے راجس بھی کہتے ہین یعنے راجا کے جیسا نیم عقل اور نیم غصہ کہ جسکی شکل برمہ ہی اور وہ میانے درجے مین ہی اس لئے اسکی سواری ہانس کہ کبھی کند اور کبھی تند چلتا ہی اور ہتھیار اُس کا کمنڈلو یا کنول کہ امرت سے بھرا ہی اور جورو اسکی ساونتری کہ لباس متوسط رکھتی ہی انتہی اور اسی دونیت بیدانت شاستر کے مضمون پر حرف ہجا ہی سے اشارہ کرکے کسی پنڈت نے ایک بیت کہی ہی **بیت** ہرنا چکتی گر کہے بگہسوا پر اسوار ہلا سہت رچھا کرین جو بادہ راج تمار
یعنے مراد ب سے برمہ ر سے رُدر یعنے ایشور نا سے نارائن یعنے وشنو ج سے چکر ہتھیار نارائن

کاف سے کنول یا کمنڈلو برمہ کا تی سے ترسول ہتھیار ایشور کا کر یا تھہ سے کہے لیکر ب سے بیل سواری
ایشور کی گاف سے گرڈ سواری نارا ین کی تھ سے ہانس و آو سے پرندہ یعنے ہانس پرندہ جو سواری برہما
کی ہی پ سے پاربتی جورو ایشور کی لام سے لچھمی عورت ویشنو کی اور الف لا کا ایرا دہی تینون سے
ساوتری جورو برمہ کی تہت فایدہ رچھا کرین نگاہ بانی کرین حاصل معنے اس بیت کی یہہ ہی کہ برمہ اور
اینشور اور نارا ین اپنا اپنا ہتھیار ہاتھہ مین لیکر اپنی اپنی سواری اور جوروؤن کے ساتھہ تمھارے فائدہ کی نگہبانی
کرین تا تمھارا راج بڑھے غرض ایسے شاستر اور پوتھیون سے اور معتبر پنڈتون کے قول سے بہی ثابت ہی کہ برمہ
اور ایشور اور ویشنو تینون بھی اپنی اپنی ذات سے جدے جدے موجود تھے اور انکی سواری اور ہتھیار
اور جورو بھی علیحدہ علیحدہ تھین پس دعوی تمھارا تینون ایک ہونے کا اور ایشور ذات خدا اور برمہ اور
ویشنو اسکی صفات ہونے کا مطلق باطل اور جھوٹھہ ہوا ... ثابت ہوا کہ تم لوگون نے ان تینون کو اپنے
خدا ٹھہرا لئے ہین اور دوسرے شاستر اور پوتھیون سے یہہ بھی ثابت ہی کہ ان تینون کے سواے تمھارے
دوسرے بھی بہت سے خدا ہین چنانچہ ادویت بیدانت شاستر مین شنکر آچاری نے کہا ہی کہ آسمان زمین
پتھر آدمی جانور دیو پری فرشتے وغیرہ سب خدا ہین اور مہا بھاگوت پوتھی کے نوین اسکند مین لکھا ہی
کہ آسمان ہوا آتش پانی خاک ملکر یہہ پنچ مہابوت کہ اسے شیو شکتی یعنے باب بھی کہتے ہین سب خدا ہین
اور سب دنیا انھین مین لپٹی گئی ہی اور بشیشٹک شاستر مین کنڑا د نے لکھا ہی کہ جو کچھہ ہی سو زمانہ ہی کہ بدون
اسکی تاثیر فعل کی محال ہی اس لئے اسی زمانہ کی پرستش کیا چاہیئے پس معلوم ہوا کہ تمھارے خدا ایشور
اور برمہ اور ویشنو کے سواے دوسرے سیکڑون بلکہ ہزاردن لاکھون ہین اور کفر و شرک تمھارا بخوبی ثابت
ہی پھر عجب ہی کہ تم لوگ مشرک اور کافر ہو کر اگر کسی نے تمکو کافر اور مشرک کہا تو برا مانتے ہو اور کفر و شرک پر
قایم رہکر اس سے مخاصمہ لا یعنی کرتے ہو سچ ہی کہ بد کو بد کہین تو لڑ پڑے پر اپنی بدی نچھوڑے ہندو لا
جواب ہو کہنے لگا ہم لوگونکا اتفاق اسی بات پر ہو چکا ہی کہ ایشور رہی ذات خدا ہی اور برمہ اور ویشنو وغیرہ
سب اسیکی ذات سے ظہور مین آئے ہین **مسلمان کا جواب** اصل تو یہہ ہی کہ خدا وحدہ لا شریک
ہی نہ اسے ماں ہی نہ باپ ہی نہ بیٹا ہی نہ بیٹی ہی نہ جورو ہی نہ ہمسر اور وہ پاک سے پاک اور قیاس سے برتر نہ وہ

اسیکا محتاج ہی نہ کسی سے عاجز نہ اوسے ابتدا ہی نہ انتہا نہ اسے دکھہ ہی نہ اسے موت نہ اُسے ہتھیار کی
ہی نہ سواری کی غرض نہ اُسے غفلت ہی نہ اُسے جہالت اوُر وُہ سب کو دیکھتا ہی اور سب کو پہچانتا ہی کوئی
ذرہ اسکے علم سے باہر نہین بلکہ سب کے علوم پر اس کا علم محیط ہی اور تمھارا ایشور ہرگز ایسا نہین جو تم نے
اتفاق سے اُسے اپنا خدا ٹھہرایا ہی یقین ہی کہ تمھاری سیاہی قلبی اور کثافت دلی حد سے گذر گئی ہی
نہین تو ادنی تامل سے بھی خدا کی خدائی معلوم کر کے اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہندو کہنے لگا
ہم اچھی طرح جانتے ہین کہ ایشور وہی ذات خدا ہی اور وُہ ایسی ہی صفتین رکھتا ہی جو تم نے بیان کین بھلا
اگر وہ ایسا نہوتا تو کیا ہم بالکلیہ نادان تھے جو عیب دار اور ناقص کو اپنا خدا سمجھین اور اپنے علم و عقل
کو عیب لگاتے **مسلمان کا جواب** یقین جانو کہ تمھارا ایشور ذات خدا نہین اور بہت سی دلیلون
سے ثابت ہی کہ جو صفتین ہم نے خدا کی بیان کین انمین سے وُہ ایشور کوئی صفت نہ رکھتا تھا بلکہ
اسکے برخلاف ناقص و عیب دار تھا چنانچہ دلیل پہلی یہہ ہی کہ خدائے واحد کسیکا پیدا کیا ہوا نہین ہی
اور تمھارا ایشور پیدا کیا ہوا ہی جیسا کہ اودیت بیدانت شاستر والا لکھتا ہی کہ خدائے واحد نے اپنی قدرت
کاملہ سے پہلے آسمان و زمین بنایا اور اسکے کاروبار کے لئے تین گون ظہور مین لائے انمین سے
دوسرا تمو گون ہی یعنے غصہ کہ جسکی مورت مہادیو ہی یعنے ایشور ہی اور نکہات پوتھی جو مختصر چار بید کی ہی اُسمین
لکھا ہی کہ خدا واجب الوجود اور وجود اس کا خود بخود کہ اُسے نہ مثل ہی نہ مانند اور وُہ سب جگہہ حاضر
سوا الگ ہی اور ایشور و برہمہ و وشنو وغیرہ کو اُسی نے عدم سے وجود مین لایا ہی اور دویت انبت بید
مین اور بھی لکھا ہی کہ خدا جُدا ہی اور ایشور اور برمہا اور وشنو سب اسی کے ارادے رمق
سے پیدا ہوے ہین اور مہا بھاگوت پوتھی کے نوین باب مین لکھا ہی کہ خدا نے پنج مہا بھوت پیدا
کئے پر اپنے غصہ کی صورت مہادیو یعنے ایشور کو پیدا کیا انتہی پس یہان سے معلوم ہوا
کہ ایشور خدا نہین کیونکہ اگر وُہ خدا ہوتا تو دوسرا اسکو پیدا کرنا کیا ضرور تھا اور دوسرے کا پیدا کیا ہوا
ہرگز خدائی کے لایق نہین دوسری دلیل یہہ ہی کہ خدائے واحد کو ابتدا اور انتہا نہین ہی اور
تمھارے ایشور کو ابتدا اور انتہی تھی چنانچہ ہیراجمن پوتھی مین لکھا ہی کہ خدائے واحد نے ایشور کو

یعنی پانچ [illegible] پیدا ہوئے

نہدا کے پیٹ سے پیدا کیا اور نہدا کو مارچ کے پیٹ سے اور مارچ کو آگ سے پیدا کیا اور عمر ایشور
کی چالیس لاکھ برس کی تھی انتہی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ ایشور خدا نہین ہی کیونکہ اگر خدا
ہوتا تو اسکے واسطے ابتدا اور انتہی نہ ہوتی اور اسکی عمر کا اندازہ نہ ٹھہرتا اس لئے کہ خدا کو ہمیشہ
ابدالآباد ہونا ضرور ہی تیسری دلیل یہہ ہی کہ خدا وحدہ لاشریک دانا و عالم ہی اور تمھارا ایشور احمق اور
نادان تھا جیسا کہ دویت بیدانت شاستر مین لکھا ہی کہ خدا واحد نے تین گون ظہور مین لایا
انمین سے دوسرا گون تمو گون یعنے غصہ کہ جسکی مورت مہادیو یعنے ایشور ہی اور غصہ اصل مین
احمقی ہی اس لئے اسکی سواری بیل اور اسکی جورو پاربتی یعنے صورت منحوس تھی انتہی پس اس
سے معلوم ہوا کہ وہ ایشور خدا نہین کیونکہ وہ احمقی رکھتا تھا اور احمق کا خدا ہونا ہرگز ممکن نہین
چوتھی دلیل یہہ ہی کہ خدائے واحد کو ماں باپ کا اور جورو بچون کا اور ہتھیار سواری کا ہرگز احتیاج
نہین اور تمھارا ایشور ماں باپ اور جورو بچون کا اور ہتھیار سواری کا محتاج تھا جیسا کہ ادویت
بیدانت وغیرہ شاسترون مین لکھا ہی کہ ایشور کی سواری بیل اور اسکی جورو پاربتی اور ہتھیار اُسکا
ترسول ہی اور پھر اجین پوتھی مین لکھا ہی کہ خدائے واحد نے پہلے آگ سے مارچ کو پیدا کیا اور پیٹ سے
اسکی جورو مارچہ پیدا ہوئی اور ان دونون کے پیٹ سے ایک بیٹا کہ نام اُسکا نہدا ہی اور ایک
بیٹی کہ نام اُسکا نندی پیدا ہوئی پھر نہدا اور نندی کے جنت سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک ایشور
اور دوسرا حارث یعنے شوازیل پھر ایشور کی پہلی سے اسکی جورو پاربتی پیدا ہوئی من بعد ان دونون
کے پیٹ سے ایک بیٹا کہ نام اُسکا کودیا اور ایک بیٹی کہ نام اُسکا کودچی ہی پیدا ہوئی پھر
اُن دونون کے جوڑے سے بارہ بیٹے جیسا کہ برمہا اور وشنو اور مہکال اور اگیا بیتال اور سنگ
[illegible] اور گنگا اور نارا اور گوکلا اور
[illegible] بارہ بیٹے اور بارہ بیٹیاں یہہ سب جن و دیو
وغیرہ پیدا ہوئے اور روئے زمین سب اُنھین سے معمور تھی آدمیون کے وزنک انتہی پس اس
سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا نہین کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو اُسکے لئے ماں باپ اور جورو

بچے اور ہتھیار سواری ہوتی اور ماں باپ اور جورو بچوں کا محتاج کب خدائی کے لایق ہی
دلیل پانچوین یہہ کہ خدا وحدہ لاشریک عاجز اور لاچار نہین ہی اور تمھارا ایشور عاجز اور
لاچار تھا کہ ادنی نوکر اور خدمتگاروں سے بھاگتا پھرتا تھا اور اپنے تابعداروں سے جانکی
سلامتی ڈھونڈھتا جیسا کہ انند تلسی پوتھی مین لکھا ہی کہ ایک دیو اسکا نام بھسمیسر تھا ایک روز
ایشور کی جورو پاربتی کو دیکھکر عاشق ہوا اور فکر کرنے لگا کہ اس صاحب جمال پاربتی کو کسی تدبیر سے
لایا چاہیئے آخر الامر ایشور کے پاس چند روز رہکر ایسی خدمت کی کہ کسو نے نہ کی ہوگی ایشور نہایت
خوش ہوکر کہنے لگا کہ ای بھسمیسر تونے ہماری اچھی چاکری کی اب جو مانگتا ہی مانگ لے بھسمیسر نے
کہا مہاراج تمھاری دیا سے سب کچھ ہی پر اتنا بخشدیجئے کہ جسکے سر پر مین ہاتھہ رکھوں وہ اسیوقت
بھسم ہوجاوے ایشور نے اسکو یہہ بخشدیا ہی تھا کہ ایشور کے سر پر ہاتھہ رکھکر بھسم کرکے پاربتی کو لینے
کا عزم کیا ایشور نے یہہ قصد اسکا دریافت کیا اور اسکے سامنے سے بھاگنے لگا بھسمیسر بھی اسکے
پیچھے دوڑا پھر وہ آگے اور یہہ پیچھے جنگلوں اور پہاڑوں مین دوڑتے پھرتے تھے اتفاقاً ایشور کی
ملاقات ناراین سے ہوئی ناراین نے ایشور کو بھاگتا ہوا دیکھہ کر پوچھا کہ ای ایشور کیا حال ہی اور
کیوں بھاگتا ہی ایشور نے گھبراہٹ مین کچھہ قصہ بھسمیسر کا سنادیا ناراین بولا ای ایشور کچھہ فکر نہ کر
مین اسکو مار ڈالتا ہوں تو ذرہ ایک طرف ہوجا غرض ناراین نے اپنا روپ بدلا پاربتی کی
شکل خوبصورت نوجوان بنکر ٹھاٹ اور نخرے کے ساتھہ بھسمیسر کے سامنے آیا بھسمیسر تو پاربتی
پر عاشق ہی تھا شکل اسکی دیکھتے ہی شیفتہ اور فریفتہ ہوا اور ایشور کا پیچھا چھوڑکر شکل پاربتی
سے منت اور عاجزی کرکے کہنے لگا کہ ای پاربتی مین تیرا عاشق ہوں اور تو میری معشوقہ اب مجھسے
راضی ہو اور ایشور کی کچھہ دہشت نہ رکھہ مین اب اسے بھسم کردیتا ہوں ناراین جو شکل پاربتی بنا تھا
کہنے لگا بہتر ہی مین تجھہ سے راضی ہوں پر شرط یہہ ہی کہ پہلے ہم دونوں ملکر ناچینگے اور جیسے
ہاتھہ پیر مین ہلاؤنگی ویسے تو بھی ہلائیو بھسمیسر نے بخوشی قبول کیا اور دونو بہم ناچنے لگے اور
نارایں آہستہ آہستہ سرود بھی کہتا تھا غرض ناچتے ناچتے غفلت مین ڈالکر ناراین نے اپنا ہاتھہ

اپنے سر پر رکھا بھسمسر نے بھی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور ویسا ہی بھسم ہو گیا پھر نارائن نے ایشور کے پاس آکر یہہ خوشخبری سنا دی
ایشور سنتے ہی خوش ہوا اور نارائن کو بہت سا انعام دیا پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا
نہین کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو ایسا عاجز اور لاچار نہوتا اور اپنی معشوقہ نوجوان چھوڑ کے ادنی
خدمتگار سے نہ بھاگتا اور نارائن جیسے ادنی تابعدار سے جان کی سلامتی نہ ڈھونڈھتا چھٹی دلیل
یہہ ہی کہ خدائے واحد سب بدکاری سے اور ناپاکی سے پاک و مبرا ہی اور تمھارا ایشور بد ذات و
ناپاک تھا جیسا کہ وہی اننت تلسی پوتھی مین بھسمسر کے قصے کے آخر مین لکھا ہی کہ جب نارائن نے
اس فریب سے بھسمسر کو مارا اور یہہ خوشخبری ایشور کو سنائی تب ایشور نے نارائن سے پوچھا
کہ پاربتی کی شکل کیسی بناتھا مجھے دکھا نارائن پھر ویسا ہی پاربتی کی شکل نوجوان چودہ برس کی
بنکر نازو ادا کے ساتھ کھڑا ہوا ایشور دیکھتے ہی اسپر عاشق ہوا اور تمام شب اُس سے غلامی
کی یہان تک کہ قدرت خدائے واحد سے نارائن کو حمل رہا اور بیٹا جنا اور نام اسکا کھنڈرو
بھیرام ہی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا نہین تھا کیونکہ اگر خدا ہوتا تو ایسی حرام
کاری کہ نہایت بد ہی ہرگز اس سے صادر نہوتی بلکہ وہ ہمیشہ پاک صاف رہتا ساتوین دلیل
یہہ ہی کہ خدائے واحد غافل اور بیخبر نہین ہی اور تمھارا ایشور غافل اور بیخبر تھا یہان
تک کہ بعض وقت اپنی جورو ہمیشہ بغل مین رہنے والی کو بھی نہ پہچان سکتا تھا جیسے
اسکا قصہ اننت تلسی پوتھی مین اسطرح لکھا ہی کہ ایک روز ایشور کی جورو پاربتی نے
جنگلی عورتون کے جیسا لباس مور کے پر کمر مین باندہ کر ایشور کے سامنے سے گذری ایشور
نے پاربتی کو پہچانا نہین کوئی دوسری عورت ہی سمجھہ کر اُسپر عاشق ہوا اور منت اور
عاجزی کرتا ہوا اسکا پیچھا لیا جب پاربتی نے اُسکی منت اور عاجزی حد سے زیادہ دیکھی
تب کھڑی ہو کر بہانے سے کہنے لگی کہ میرے پانون مین کانٹا چبہا ہی نکال ایشور نے
صدق شوق سے بہزار آرزو پانون پاربتی کا اپنی گودی مین لے بیٹھا اور کانٹا تلاش کرنے
لگا یکایک جو نشانی پاربتی کے پانون مین تھی ایشور نے دیکھتے ہی پہچانی کہ اپنی جورو ہی پھر

دونون خوش ہو ہم عیش مین مشغول ہوئے پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ ایشور خدا
نہین تھا کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو سب کو ایکسان دیکھنے والا پہچاننے والا ہوتا ایسا
غافل نہوتا کہ اپنی جورو ہمیشہ نزدیک رہنے والی کو بھی نہ پہچانی اور رنڈیون کا مارا بھی اُس
قدر نہوتا کہ جسے پرائی سمجھے اسی پر عاشق ہوا کرے پھر تم لوگ عجب دل کے اندھے ہو کہ اپنے
ایشور کے عیب ونقصان کو ہنر وکمال سمجھ کر اُسے خدا کہتے ہو اور اُسکے عیب پر دلالت
کرنے والے نقصون کو ظاہر کرتے ہو چنانچہ اس قصے پر بنا کر کے تم لوگون نے آجتک
پھر یہہ عادت جاری رکھی ہی کہ اپنے دیولون مین دو پتلے اس طور سے بناتے ہو کہ ایک
پتلا پاربتی کا گویا کھڑا ہی اور دوسرا پتلا ایشور کا سر مین جٹ لپٹا ہوا گویا پاربتی کا پانون اپنی
گود مین سے پیٹھا ہی اور کانٹا تلاش کرتا ہی دلیل آٹھوین یہہ کہ خدا ئے وحدہ لاشریک ہمیشہ
جیتا وقایم ودایم ہی اور تمھارا ایشور آلت کٹنے کی بدحالی مین مرگرفتا ہو گیا ہی جیسا کہ اُس کا
قصہ وہی ات تلسی پوتھی مین لکھا ہی کہ ایک روز ایشور اور اُسکی جورو پاربتی ایک جگہہ
بیٹھہ کر چوسر کی بازی کھیلنے بیٹھے پاربتی نے چالاکی کر کے ایشور پر بازی لے گئی اور جو شرطان
دونون مین ہوئی تھی طلب کرنے لگے آخر الامر دونون کی گفتگو اس مرتبے کو پہنچی کہ دونو
مین ناخوشی پیدا ہوئی یہانتک کہ پاربتی نے ایشور کا ترسول چھین لیا اور ایشور سخت
غصہ ہو کر ہاتھہ پیر پٹکتا ہوا جنگل مین جا کر ایک غار مین گھس پڑا اور فکرمند ہو بیٹھا رہا جب
یہہ خبر اُسکی اولاد کو پہنچی تب اُنھون نے پاربتی کو بہت سی ملامت کر کے سب کے
سب غار کے نزدیک آئے اور ایشور کو سمجھا بجھلا کر گھر بلانے لگے ایشور جو آتش غصہ
سے آتش ہو رہا تھا کہنے لگا کہ مین ہرگز نہ آؤنگا غرض ایشور نے کسو کی بات نہ مانی اور
گھر کو نہ آیا تب اُن دیوتون مین ایک دیو کہ نام اُسکا نارند تھا پاربتی سے کہنے لگا کہ ایشور
تو اب نہین آتا اس لئے کچھہ ایک اس کے بدن کا ٹکڑا لیا چاہئے تا کہ وہ ہمارے واسطے
تبرک اور شفیع وقت ہو اور اُسکی برکت سے تمام کام ہمارے بابرکت حاصل ہون

پاربتی نے بھی مصلحت جانکر اشیور سے عرض کی کہ ای ایشور تیری برکت سے ہماری
زندگی تھی اور ثواب آتا نہین اس لئے تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہمین دے تاکہ ہم اسکو اپنا
شفیع اور باعث برکت تیری جگہہ سمجھین سگے ایشور لاچار ہوکر کہنے لگا کہو تم کو میرے
بدن کا کونسا ٹکڑا چاہیئے دیوتون نے تو کچھ نہ کہا پر پاربتی نے پھر عرض کی کہ ای ایشور
تو سب بات سے دانا اور جانتا ہی جو ٹکڑا مناسب ہو سو دے ایشور کچھہ یہہ اشارہ پاربتی
کی خواہش کا ہی سمجھہ کر غصے سے جلد آلت اپنا کاٹا اور پاربتی کے حوالے کیا پاربتی
وغیرہ دیوتون نے بصد تعظیم و تکریم آلت ایشور کا لیا اور اسپر پھول اور سبزہ اڑا کر
ایک آراستہ مکان مین رکھا اور اُسکی پرستش کرنی شروع کی جب وُہ سڑنے لگا اور بدبو
چھوٹی تب لسے جلا کر اُسکی خاک بعضون نے بدن پر اور بعضون نے سر کو لگالی اور پاربتی
جو نوجوان تھی اسکی حاجت روائی کے لئے ایک پتھر کا آلت بنا کر کھڑا کر دیا اور نام اُس
کا لنگ رکھا پاربتی اپنی شہوت اس پتھر کے آلت سے ہمیشہ بجھایا کرتی اور وہی سب
اس سے ہر روز دھولا کر ہر روز اسکی پوجا کیا کرتے اور ایشور جو غار مین آلت کٹا ہوا بیٹھا
تھا اُسے اس زخم کی ایذا روز بروز زیادہ ہونے کے باعث اسی بدحالی سے پانچوین
روز اور بعضے کہتے ہین کہ ساتوین روز مرگیا تب اُس کی اولاد نے جمع ہوکر اپنے سر پر دھول
اڑائی اور چلا کر بوم مارنے لگے پھر ان دیوتون نے ہر سال اسکے عوض ہولی کا جلانا اور بوم
مارنا اور سر پر دھول اڑانا جاری رکھا اور ہمیشہ بدن پر اور سر کو راکھہ لگانا بھی معمول رکھا
پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ وُہ ایشور خدا نہین تھا کیونکہ اگر وُہ خدا ہوتا تو یہہ بدحال اس کا
نہوتا اور نہ مرتا اس لئے خدا کو ابدالآباد ہونا ضرور ہی اور تم لوگ اگر نادان نہوتے تو اپنے
ایشور کے اس قصہ پر اپنے دیولون مین آجدن تک وہی آلت کا نمونہ لنگ بٹھا کر اسکو ہر روز
دھونا اور اسکی پوجا کرنا جاری نرکھتے اور ہر سال ہولی کا جلانا اور چلا کر بوم مارنا اور سر پر
دھول اڑانا بھی معمول نہ رکھتے اور ایشور کے آلت کی راکھہ کے بدلے دوسری راکھہ

سرکو اور بدن کو نہ لگا یا کرتے اور اینٹ وغیرہ سکے ہاتھ بہ تعظیم سرکو ٹیکا نہ لگواتے کیونکہ اسمین سراسر اشیور کی اہانت اور اظہار عیب ہوتا ہی اور ندمت اور ہولت پائی جاتی ہی غرض ایشور کے ناقص ہونے پر اور اسکے خدا نہونے پر اور بہت سی دلیلین ہین اگر بیان کرین تو طول اور ایک طومار ہو جاوے اور کچھ غرض اور ضرور بھی نہین کیونکہ یہہ دلیلین جو ہم نے بیان کین اسنے خوب ثابت ہی کہ وہ ایشور پیدا کیا ہوا تھا اور اسکو ابتدا اور انتہی تھی اور وہ احمق اور نادان اور مان باپ اور جورو بچون کا اور ہتھیار سواری کا محتاج اور عاجز اور لاچار اور بدکار اور ناپاک اور غافل اور بیخبر تھا اور آخر کار آلت کٹنے کی بدحالی سے مر بھی گیا ہی پس جسکو ادنی سمجھ بھی ہو گی سو بھی البتہ معلوم کر لیویگا کہ ایشور ایسا عیب و نقصان والا خدا نہین اور خدا ان عیبون سے پاک چاہیئے اور ہمیشہ قایم و دایم و بے زوال

ابیات

غافلو احمق کو کہتے ہو خدا
کس طرح محتاج ہو حاجت روا

گھر ہین بسکے ہو سواری اور عیال
پھر یہہ دعوی ہی خدائی کا محال

دیکھ معیوب اسطرح ایشور کو اب
گر کہو اسکو خدا ہی تھیبر رب

دشمنون سے اپنے تھا وہ بے خبر
بھاگتا تھا دیکھ نت دیون کا شر

شناستر کہتا کہ وہ مغلوب تھا
پو تھیون بین ہی کہ وہ معیوب تھا

تم بنائے ہو خدا اسکو بزور
سچ کہو آنکھین ہین تمکو یا ہو کور

کاٹ آلت اپنا آخر مر گیا
کان خدائی چھوڑ وہ ایشور گیا

پاک ان عیبون سے وہ سبحان ہی
لا زوال اسکی ہمیشہ شان ہی

چھوڑ دے ایشور پرستی ہو سلیم
نت کہو امنت باللہ بالتعظیم

پس تم نے جو پہلے سے ایشور ناقص اور عیب دار ہونے کا انکار کر کے کہا تھا کہ اگر ایشور ایسا ناقص و عیب دار ہو تو البتہ وہ خدا نہین ہی پھر اب کیا کہتے ہو کیا تمھارے ایشور کی

خدائی باطل اور جھوٹھہ ہی یا نہین یا یہہ شاستر اور پوتھیان تمھاری جھوٹھہ ہین ہندو
کہنے لگا تم نے جو بیان کیا سو سچ ہی پر ہمارے ہندو لوگ اسے ایک تاویل سے
بیان کرتے ہین یعنے یہہ کام جو ایشور سے صادر ہوے ہین سو اگرچہ ظاہر ہین برخلاف
عقل کے ہین پر وہ سب ایک مصلحت کے لئے ہین فقط محتاجی اور لاچاری اور نادانی
اور غفلت سے نہین بلکہ ہمکو آگاہی اور اشارہ کرنے کے لئے ہین چنانچہ خود پیدا ہوکر
ہمکو آگاہی کی کہ ہر کسی کے لئے پہلے پیدا ہونا ہی اور مرکر دکھایا کہ ہر ایک کیواسطے آخر
مرنا ہی اور اپنے واسطے ابتدا اور انتہی ظاہر کرکے یہہ خبر دی کہ ہر ایک کے لئے
ابتدا اور انتہی ہی اور خود سواری اور ہتھیار رکھہ کر دکھا دیا کہ کسی کا کام ہر ایک سواری
اور ہتھیار کے سواے نہوسکیگا اور جورو بچے رکھہ کر یہہ اشارہ کیا کہ سب کیواسطے
جورو بچے اور عیال داری ضرور ہی اور ادنی دیون سے بھاگ کر یہہ سمجھا دیا کہ کوئی
زبردست زیردست اور کمزور کو اسکی تقصیر کی سزا دینے مین جلدی نہ کرے اور پرورش
کئے ہوے کو اپنے ہاتھہ سے سزا نہ دیوے اور بعضے بدکام کرکے یہہ اشارہ کیا کہ
کسی نے مطلق بدکام سے بچنا ممکن نہین اور کسی سے بدی صادر ہونے پر ہراسا نہووے
اور بعضے وقت غصہ کرکے یہہ خبر دی کہ نہ کوئی بے خوف ہو بدکامون مین نہ لگا رہے
اور سب گناہ معاف ہونے کا بھروسا نہ رکھے بلکہ غصہ کرے تو عذاب بھی لوگون پر کرے
غرض وہی ایشور ذات خدا ہی اور تم لوگ جو اسکو عیب دار اور ناقص خیال کرتے ہو صرف
تمھارا خام خیال اور تکلیف محال ہی مسلمان کہنے لگا کہ واہ کیا خوب بیل تو نہین کودتا گون
ہی کودتی ہی مثل مشہور ہی کہ بیل نہ کودا کودی گون ؏ یہہ تماشا دیکھے کون سچ یہہ ہی کہ تمھارا
ایشور خدا تو نہین پر تم لوگون نے اسے بزور اپنا خدا بنایا ہی اور ایسی نامعقول تاویلون
سے اسکی عیب پوشی کرتے ہو مگر یہہ کسکی عقل ہوگی کہ دوسرون کو دکھانے کے لئے
خود ایسے کام کرے کہ ہمیشہ کی بدنامی اٹھے اور خدائی اسکی باطل ہونے پر دلیل ہو اور

ایسی کسکی سمجھ ہوگی کہ نادان کو خدا اپنا سمجھے مگر تمھارا ہی ایشور تمھارا خدا عجب نہی سے ہوا ہو
کہ اُسنے اس حجام کی جورو دلالہ کی سی عقل اور ہوشیاری پیدا کی ہوگی یعنے جیسا کہ اس
حجام کی جورو نے کسی سپاہی کی عورت کو بدراہ کرکے ایک روز اس سپاہی
کے گھر جاکر اسکی خفگی کے وقت اسکی جورو باندہ رکھی ہوئی کو چھوڑکر اسکے یار
کے پاس بھیجی اور سپاہی کو دکھانے کے لئے اسکی جگہہ اپنے کو باندہ لیا اور آخر
کار اپنی ناک اسی سپاہی کے ہاتھہ کٹوائی کر ساری عمر کی بدنامی اٹھالی ہندو
کہنے لگا بھلا ایشور اگر خدا نہین ہی تو پھر ہماری کتاب آسمانی بید تشا سنتر جو برمہ کی
معرفت سے ہمین پہنچی ہی اسمین اور اسکی ٹیکا جو رشیون نے بنائی ہین اسمین ایشور
کی خدائی اور اسکی تعریف و توصیف کس لئے کی **مسلمان کا جواب** تمھارے
مذہب کے اکثر شاستروں اور پوتھیون سے معلوم ہوتا ہی کہ تم لوگون کا اعتقاد کلّی
برمہ کے کہے ہوے بید پر ہی اور اسی بید کو تم لوگ کتاب آسمانی سمجھتے ہو جیسا کہ
برڑوتی پوتھی مین لکھا ہی کہ اس جہان مین پہلے سب طرف پانی ہی تھا سواے اسکے
کوئی مخلوق موجود نہین تھی مگر وشنو یعنے نارائن انگلی برابر قد سے بڑہ کے ایک
پتے پر سو رہا تھا خالق مطلق نے اسکی ناف سے ایک کنول کا پھول نمود کیا اسمین سے
برمہ چار آنکھی چار سر چار منہ سمیت آدمی کی شکل پر ظاہر ہوا اور بواسطے اسکے
سب مخلوقات پیدا ہونے لگی اور آسمانی بید اسکی زبانی سنا گیا کہ آج روز تک
اسپر ہنود انکا عمل جاری ہی اور وہی بید ہندون کے دہرم کی بنیاد ہی اور شاستر
اور پوتھیون کا اصل انہی تین یہہ تمھارا کہنا اور پوتھیون مین لکھنا صرف بناوٹ اور
گمراہی ہی کیونکہ برمہ اصل مین دیوذات اور آدمیون کا دشمن ابلیس کے بھائی کا پوتا
اسنے ابلیس کا مطلب پورا کرنے کے لئے آدمی کی صورت پر آکر لوگون کو ضلالت
اور گمراہی سکھانے کے مضامین باندہ کر چند کلمے توحید آمیز کہا اور لوگون کو تعلیم

باطل اور شرک و کفر مین ڈالنے والی باتین سکھادین آخرالامر لوگ اُسیکو کتاب آسمانی
سمجھکر اسپر عمل کرنے اور اُسی سے اخذ کرکے دوسری پوتھیان بنانے لگے چنانچہ
اسی بید سے لیکر منو نے ایک پوتھی بنائی اور اسکا نام اپنشد رکھا اور اسمین خدا کی
وحدانیت کا بیان اور اسکی معرفت کا طریقہ تفصیل وار لکھا ہی بعد اسکے اس منو کے بیٹے
کے بیٹے پوتے جو پنڈت ہوئے انھون نے بھی کھٹ شاستر یعنے چھے شاستر اسی بید سے
اخذ کرکے بنائے اور اُن مین معبود مطلق کی ماہیت اور اسکی شناخت کی دلیلین بہت سی
لکھی ہین من بعد اُنھین شاستروں سے اکثر مباحثے اور مناقشے کے بعد روے ہر یک
نے اپنی دانائی اور طبع رسائی کے نقد پیدا کئے اور اُن چھہ شاستروں مین سے پہلا
شاستر کہ مصنف اسکا گوتم نیا ایک ہی اسکے مضمون کا حاصل یہہ ہی کہ کارج کارن کرتا یعنے
بغیر از فعل اور سبب اور فاعل کے کوئی چیز موجود نہین ہوتی اس لئے فاعل حقیقی بے
جہت کوئی نہین فعل کرتا اور وہ مختار ہی بندے کی کچھہ طاقت نہین کہ دم مار سکے یا اول
واسطہ و آخر مین دخل دے جیسا کمہار مٹی کے وسیلے سے ہانڈی موافق اپنی مرضی کے
بناتا ہی اور جس کام مین چاہتا ہی رکھتا ہی پران دونون کی مجال نہین کہ کہہ سکے ایسی بناو
ایسی نہ بنا یا یون کر اور یون نہ کر پس اسیطرح مخلوق اپنی خلقت مین خالق کے ارادے
کے آگے بے مقدور مجبور ہی دوسرا ویشیشک شاستر کہ بنانے والا اس کا سوامی کنڑا دہی
اس شاستر کا حاصل مضمون یہہ ہی کہ ہر ایک کام کا مدار وقت پر ہی اور جو کام غیر وقت
کیا جائیگا اسمین سواے حسرت اور ندامت کے کچھہ ہاتھہ نہ آویگا چنانچہ اگر کوئی بے موسم
بووے تو اپنے بیج بھی کھووے برسات برسے یا نہ برسے کھیتی مین ایک دانہ بھی نہ اُگے
اور اسے سواے ندامت کے دوسرا پھل نہ ملے پس جو کچھہ ہی سو زمانہ ہی اور اسیکی پرستش
کیا چاہئے کہ بدون اسکے نہ فعل کی مجال ہی اور معدوم کا موجود ہونا مشکل تیسرا سانکھہ
شاستر کہ جمع کرنے والا اس کا سوامی کپل ہی اسمین حق و باطل کرنے کا طور لکھا ہی اور یہہ

بھی

بھی لکھا ہی کہ جو چیز چھیڑنے چھونے دیکھنے مین آوے وہ آنا اتمان اور فانی ہی اور جو ایسی نہو
سو آتمان اور باقی ہی غرض جسم کو فنا ہی اور روح کو بقا پس آدمی اتنی کچھہ سعی کرے کہ آنا
اتمان سے اتمان کو جب چاہے جدا کر دے اور پرم اتمان یعنے بسیط محض سے جا ملے
چوتھا پاتانجل شاستر اور اُس کا جمع کرنے والا اننت ہی اسمین حبس دم کا طریقہ لکھا ہی اور
اس کا مشق کرنے والا ہر ایک کے دل کا بھید بول سکتا ہی اور جسم اسکا ایسا سبک ہوجاتا
ہی کہ جسوقت چاہے اسوقت ہوا پر اڑے یا پانی پر چلے پانچوان بیدانت شاستر کہ لکھنے
والا اسکا واس دیو ہی اور جاننے ہارا اسکا صاحب توحید ہوتا ہی اور وحدت اسکی انکھون
مین ایسی سمائی ہی کہ دوئی مطلق اسکی نظر سے نکلجاتی ہی اور کثرت کو وحدت اور وحدت
کو یقینی جانتا ہی عقیدہ اسکا یہہ ہی کہ ہرچند کائنات اس سے ہی پر جو کچھہ ہی سو وہی ہی
غرض جو مٹی کو کوزے سے اور نہر کو پانی سے اور چمک کو سورج سے نسبت ہی سو وہی
موجودات کو اسکی ذات سے نسبت ہی چھٹا میمانسا شاستر کہ بنانے والا اس کا سوامی
جیمن ہی اسکا حاصل مضمون یہہ ہی کہ جو ہی سو عمل ہی سوا اسکے کچھہ نہین جیسا کہ کھیت
والا اگر بن جوتے بو دیگا تو کھیت سے کچھہ نہ پاویگا جسنے بویا اُس نے اٹھایا اور مفلسی
دولت نیکی بدی بہشت دوزخ سب نتیجہ عمل کا ہی اور سواے ان چھہ شاستر کے دہرم
شاستر وہ برمہ کے فرزندون نے بید سے نکالا اس مین کام کاج کسب چلن برہمن چھتری
اور بیس سودر وغیرہ کی دہی بنیاد ہی اور چار آسرم یعنے چار طریقے ایک برمہ دوسرا
چیچ گرھست تیسرا بان پرست چوتھا سنیاس وغیرہ ریاضتین عبادتین اور خیر خیرات
اور دان پن برت جس وضع سے کہ چاہیئے اس مین مذکور ہین اور گناہ کا کفارہ اور تعزیزون
کا چارہ اور انواع و اقسام کے جھگڑے اور قضیون کا فیصلہ اور عدالت کا رویہ اسی سے
اخذ کیا جاتا ہی اور بعضے یون کہتے ہین کہ پہلے برمہ سے جو سنا گیا سو بید ہی اور آج روز
تک تین ہزار برس پر کچھہ زیادہ ہونگے اسوقت یہہ شخص دالمن دیو نامی ہوگیا اسنے وہ بید

سب جمع کرکے اسکی چار کتابین بنائین اور ایک کا نام سیام بید اور دوسری کا نام رگ بید
اور تیسری کا نام ججر بید اور چوتھی کا نام اتھربن بید رکھا من بعد گوتم مہا ہوئی ایک
شخص ہوا اسنے اسکی ٹیکا یعنے تفسیر بنائی اور نام اس کا نیایہی شاستر رکھا اور منو پراشر
وغیرہ اٹھارا روسی نے اسی بید کی ٹیکا بنائی نام اس کا دھرم شاستر رکھا اور سری کنٹ
وغیرہ اٹھاسی روسی نے دو ٹیکا اس بید کی بنائین اور ایک کا نام بیشیشک شاستر اور
دوسری کا نام میمانسا شاستر رکھا بشیشٹ وغیرہ اٹھاسی شخص مل کر اس بید کی ٹیکا بنائی
اور نام اس کا سانکھ شاستر رکھا اور ان چھے کے سوائے بیان کرن شاستر کہ جسکی شرح
پتن جلی نے کہ بعضے اسے شیش دیو اور بعضے شیش کا اوتار کہتے ہین بنائی اور دویت
بیدانت شاستر مدھو اچاری نے بنایا اور آج روز تک کھڑے ٹیکے والے اور مدرا
والے اسی پر عمل کرتے ہین اور وشنو کی پوجا کرکے اپنے کو وشنو کہلاتے ہین اور
ادویت بیدانت شاستر شنکر اچاری نے بنایا ہی اور آڑے ٹیکے والے آج تک اسی
پر عمل کرکے شیو کی پوجا کرتے ہین اور اپنے کو شیو اور سمارت کہلاتے ہین اور
بعضے ان دونون شاستر پر عمل کرکے وشنو اور شیو دونون کی پوجا کرتے ہین اور
اپنے کو بھاگوت کہلاتے ہین اور ماسوا ان شاسترون کے ہر کسی نے اپنی عقل کو دخل
دیکے انھین شاسترون سے بہت سی پوتھیان بنائی ہین چنانچہ سنگہات جو مختصر چار بید
کی ہی اور مہابھارت کہ لاکھ شلوک اور بارہ باب ہین اور سمرت اور چو پران جو واس دیو
کی تصنیف ہین اور بھاگوت کہ جسمین سنسکرت الفاظ کی معنی لکھی ہی اور مہا بھاگوت
اور ہیرا جمن اور انند تلسی اور لگاوتی اور برماوتی اور رام داس اور اٹھار ایوران یعنے
علم تواریخ کہ جس سے نفوس قدسیہ کا احوال اور عالم ملکوت کی کیفیت اور خلقت پیدا
ہونے کی تفصیل اور قیامت صغری و کبری کی حقیقت اور راجاؤن کے افسانے اور رشیون
کے قصے وغیرہ اسی سے دریافت ہین آتے ہین اور کرم ساک پوتھی کہ جس سے آزار ہونے کا

سبب اور پہلے جنم مین کیا کام کیا تھا کہ جسکے سبب آزار دوسرے جنم مین پیدا ہوا ہر
معلوم کرنے کا طریقہ ہاتھہ آتا ہی اور لیلیٰ دتی کہ جس سے مشکل حساب اور سخت عقدے ہند
کے دریافت مین آتے ہین علی ہذا القیاس تمھارے مذہب کے دوسرے بھی پوتھیان ہین
پر یہہ تو فرمائی کہ ان شاستر اور پوتھیون کا اصل جو بید ہی اس کا سچ ہونا کہان سے ثابت
ہوا اگر ہمارے قرآن کے جیسا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوتا تو البتہ اس مین توحید کے
ساتھہ شرک و کفر ملا ہوا نہوتا سچ تو یہہ ہی کہ برمہ جو اصل مین دیو ذات آدمیون کا دشمن تھا
اُسنے اپنے ذات بھائی شیطانکا مطلب پورا کرنے کے لئے آدمی کی صورت پر آکر ضلالت
اور گمراہی لوگون کو ایک طور سے سکھا کر بے دین کر دیا ہی اور لوگ ناجان کر اُسکے سکھائے
ہوئے بید کو کتاب آسمانی اور تعلیم ربانی سمجھتے ہین بھلا اگر اسی برما کا کہا ہوا بید کتاب
آسمانی ہی اور وہ برمہ بید کا کہنے والا تمھارے نزدیک معتبر اور سچ کہنے والا ہی تو پھر
اسکے چار سر چار منہ سے ایک سر اور ایک منہ کہان گیا جو تم لوگ اسکی تصویر اپنے
دیولون مین تین سر اور تین منہ کے ساتھہ بناتے ہو ہندو کہنے لگا تم نے ہمارے
شاستر کے اصل و فرع کا بیان کیا سو برابر ہی مگر برمہ کا ایک سر اور ایک منہ جانے کا
سبب جو پوچھتے ہو سو اسکا سبب یہہ ہی کہ اسنے ایک روز ایشور کے ساتھہ خلاف واقع
ایک بات کہی تھی چنانچہ اسکا قصہ یون ہی کہ ایک روز برمہ اور وشنو دونون آپس مین
ایک دوسرے پر فوقیت کا دعوی کرتے تھے برمہ کہتا تھا مین بڑا ہون اور وشنو
کہتا تھا مین بڑا ہون ایشور نے یہہ دونون کا مباحثہ سنکر کہنے لگا کہ تم مین سے جو کوئی
میرا انت یا وسعت اور بیری نہایت دریافت کرے وہ بڑا ہی دونون نے یہہ سنتی ہی
ایشور کی ناف کی راہ سے داخل ہو کر وشنو پانون کی طرف چلا اور برمہ سر کے طرف
وشنو تو پانون کی طرف سے نکل آیا اور ایشور کے بدن کی آتش سے کالا ہوا اور
کالا کرشن کہلانے لگا اور برمہ جو سر کی طرف جاتا تھا اثنائے راہ مین اسکی

ملاقات کیوڑے سے ہوئی کیوڑے نے برمہ کو پوچھا کہ ای برمہ تو کہان جاتا ہی برمہ نے
کہا مین ایشور کی انتہی دیکھتا ہون کیوڑہ بولا او برتو ایشور کے سر کی تاریکی ہی اس لئے
اوپر جانا ضرور نہین تو مجھے اپنے ساتھ ایشور کے سامنے لیچل اور کہہ کہ تیری انتہی
مین نے دیکھی اور تیرے سر مین یہہ کیوڑا تھا سو نشانی لایا ہون برمہ نے ویسا ہی
کیا ایشور جو اس بات سے آگاہ تھا برمہ کے اس جھوٹھ کہنے پر غصہ ہوا اور اُس کا
ایک سر اور ایک منہ اسکے تن سے جدا کیا آخر برمہ کو تین سر اور تین منہ رہے مسلمان
کہنے لگا کیا خوب مثل ہی جسکا منہ اسکی جوتی بھلا کہو تو برمہ جب جھوٹھ کہنے والا تھا تو پھر
تم لوگ اسکے کہے ہوے بید کو کہ جس مین ہزار دن باتین عقل سلیم کے برخلاف ہین کیا
سچ سمجھتے ہو اور اس پر اپنا اعتماد کلی رکھتے ہو تمھاری معتبر پوتھیون سے معلوم ہوتا ہی
کہ برمہ کا منہ اور سر فقط اسکے جھوٹھ کہنے پر نہ گیا بلکہ حقیقت حال یہہ ہی کہ ایک مرتبہ
پاربتی سے زنا کیا تھا اس لئے ایشور نے اس کا ایک منہ اور ایک سر نکال دیا قصہ اس کا
برد مانی مین یون لکھا ہی کہ ایک روز ایشور نے ناچکر دوسرے دیوون کو دکھانیکا ارادہ
کرکے ناچکی مجلس تیار کی اور کتنے دیوا اور دیویان کو بلوایا تب ایشور کی دعوت قبول
کرکے چند دیو چنانچہ ناراین اور برمہ اور مہکال اور اگیا بیتال اور رسنگ اور رنبانکہ وغیرہ
اور کتنی دیویان چنانچہ پاربتی اور چنڈکا کالکا اور تارا اور تیرا اور کوکلا اور لچھمی اور سرسوتی
وغیرہ جملہ چوسٹھہ دیوا اور دیویان اپنے کو آراستہ کرکے حاضر ہوے تھے جب ایشور
ناچنے لگا اور مجلس خوشی کی گرم ہوئی تب برمہ جو اصل مین خوبصورت تھا اور اپنے کو
آراستہ بھی کیا تھا پاربتی اس پر عاشق ہوئی اور اُسکی بھی نظر پاربتی پر گرم ہوئی اور وہان ایک
گوشے مین دونون آپس مین ہم صحبت ہوے جب ایشور نے یہہ راز معلوم کیا تب غصہ ہوکر
برمہ کا ایک سر ایک منہ برمہ کے تن سے جدا کیا آخر برمہ کو تین سر اور تین منہ
رہے غرض تمھارا برمہ جھوٹھا تھا جیسا کہ تمھین اس بات کا اقرار کرتے ہو بازانی بھتا

جیساکہ برہاوتی پوتھی سے ثابت ہی پھر عجب ہی کہ تم لوگ ایسے زانی یا جھوٹے کے کہے ہوے بید پر اعتماد کرتے ہو اور لوگون مین پھر اپنے کو دانا کہلاتے ہو جنیسر دوسرے مرتبہ یہہ ہرگز نہ کہو کہ جیسی مسلمانون کی کتاب قرآن ہی ویسی ہندؤن کی کتاب بید ہی کیونکہ ہماری کتاب قرآن خدا کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سچے اور صادق تھے ان کے وسیلے سے ہمکو پہنچی ہی اور اُس مین خدا کی توحید اور اسکی عبادت کا بیان ہی اور شرک وکفر کی مذمت اور تمہارا بید شاستر ابلیس کے طرف سے جھوٹے یا زانی برہمہ کی معرفت تمکو پہنچا ہی اسمین سراسر شرک وکفر کی باتین اور بدمذہبی توحید کے ساتھ ملادی ہی ہندو بولا ہمارا برمہ جو ایک مرتبہ جھوٹھہ بولا تھا اس سے تم اوسکو عیب دار سمجھہ کر اسکی زبانی سنے ہوے بید کو باطل جانتے ہو تو پھر تمھارے پیغمبر محمد صلی الله علیہ وسلم نے کیا اس بڑھیا کو کہا تھا کہ بڑھیا بہشت مین نہ جاوے گی اور وہی کہتے ہین کہ جسنے ایمان لایا اور نیک عمل کیا وہ بہشت مین گیا بوڑھا ہو یا جوان **مسلمان کا جواب** ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سچے اور صادق اور جھوٹھہ وغیرہ تمام بدباتون سے اور بدکامون سے پاک اور معصوم تھے اور وہ سچے یہان تک مشہور تھے کہ اُس وقت کے کفار جو انکے دشمن تھے وے بھی انکو صادق کہتے تھے اور انھون نے جو اس بڑھیا کو کہا ہوگا اس کا مطلب یہہ ہی کہ قیامت کے روز مومن مسلمان مرد اور عورتین جب بہشت مین جاوینگے تب مرد تیس برس کی عمر کے جوان اور عورتین سولہ برس کی شباب مین ہوکہ بہشت مین جاوینگے کوئی بہشتی بوڑھا یا بوڑھی نہ رہے گی ہندو بولا یہہ ہو تو ہو پر بعد بڑھاپے کے پھر جوان ہونا محال ہی اور آج تک کوئی اسبات کا مقر نہ ہوا بلکہ سب کے سب اسبات کو ممکن نہین جانتے **مسلمان کا جواب** خدا وحدہ لاشریک قادر مطلق ہی اسنے انسان وغیرہ کو اپنی قدرت کاملہ سے ایک قطرے پانی سے وجود مین

لایا اور بچے سے جوان اور جوان سے بوڑھا بنایا تب کیا وہ بوڑھے کو جوان نکر سکے گا
بھلا اگر اس بات کو محال سمجھتے ہو تو پھر پاربتی بعد بڑھاپے کے کیسے جوان ہوئی اور
وہ بات تمنے کیسی اپنی شاستر اور پوتھیون مین لکھی چنانچہ اس کا قصہ اندلسی پوتھی مین
لکھا ہی کہ ایشور کی جورو پاربتی جو ہزارون برس ایشور کے پاس تھی جب جوانی گئی تب
بوڑھاپا آیا تب ایشور نے اسکو ناپسند کر کے گھر سے نا امید نکال دیا پاربتی لاچار شکستہ دل
اور پریشان خاطر ہوا تو مبہدی جا دریا کے کنارے بیٹھی اور اپنی جوانی کے عیش کو
یاد کر کے حسرت سے زار زار روتی تھی اتفاقاً ایک شخص دریا کا رہنے والا نام اسکا مینا
کمانا ک تھا دریا سے باہر آیا اور اس بڑھیا پاربتی کو روتی زاری کرتی دیکھ کر پوچھنے لگا
کہ تو کون ہی اور کیون روتی ہی پاربتی نے کہا مین پاربتی ایشور کی جورو ہون مین اب بوڑھی
ہوئی اس لئے میرے خاوند نے مجھ کو ناپسند کر کے گھر سے نکال دیا اور پراگندہ حال
کیا ہی مینا کمانا ک نے پاربتی کی بیکسی پر رحم کر کے کہنے لگا کہ ای پاربتی کچھہ فکر نہ کر اور یہان
بیٹھی رہ مین تیرے لئے کچھہ دوا لا دیتا ہون کہ اسکے کھانے سے خداے واحد پھر تجھہ کو
نوجوان بنا دے پاربتی نے کہا اگر ایسا ہو تو عین احسان ہی غرض مینا کمانا ک گیا اور تھوڑے
عرصے مین کچھہ بوٹی لایا پاربتی کو دی پاربتی نے وہ بوٹی کھانا ہی تھا کہ قادر مطلق نے پھر اسے
نوجوان اور خوبصورت بنا دیا اور وہ خوشی اور خورمی سے ایشور کے پاس گئی جب ایشور نے پاربتی
کو جوان دیکھا تعجب اور حیران ہو کر پوچھنے لگا کہ ای پاربتی یہہ کیا ہی اور تیری جوانی پھر کیسی
آئی پاربتی نے کہا خدا میرا خالق مطلق ہی اس نے اپنے محض کرم و فضل سے پھر مجھے جوان بنایا اور یہہ
کچھہ حسن و جمال اور جوانی با کمال عطا کی یہہ کہکر مینا کمانا ک نے دوا لا دینے کا اور دوا کھا کر جوان بننے
کا قصہ سب بیان کیا اور دونون آپس مین خوش ہو کر خدا کا شکر کرنے لگے انتہی پس اس سے معلوم
... کہ اسکے باعث پاربتی بڑھیا پھر جوان ہوئی
... جوان بنا سکے خاص کلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ

علیہ

علیہ وسلم افضل المرسلین اور خاتم النبیین اور سچے اور صادق الامین تھے انھون نے جو کچھ کہا ہے سچا ہی اور سوائے حق پرستی اور وحدانیت الٰہی کے دوسرا کچھ انھون نے بیجا اور عقل سلیم کے خلاف نہین اور تمھارا برمہ ابلیس کا بھیجا دیو ذات آدمیون کا دشمن جھوٹھا اور بدکار اور زانی تھا اسنے جو کچھ کہا ہی یا سکھایا ہو گا سو سب جھوٹھہ اور باطل ہی اُسنے سوائے بت پرستی اور کفر و شرک کے دوسرا کچھ سکھایا ہی نہین اگرچہ اس کا کلام ظاہر مین خدا کی وحدانیت آمیز اور وحدۃ الوجود سے بھرا ہوا ہی پر فی الحقیقت کفر و شرک مین ڈالنے والا ہی اور اسی کے باعث تم لوگ شرک و کفر مین گمراہ ہو کر حق پرستی چھوڑ کر بت پرستی مین خراب ہو رہے ہو ہندو لاجواب ہو کے کہنے لگا ہم ہندو لوگون کو تم لوگ جو بت پرست کہتے ہو سو ناحق ہم پر تہمت ہی کیونکہ حقیقت مین ہم بتون کو خدا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے نہین بلکہ خالص خدا کی بندگی کرتے ہین مگر خاص خدا پر چیت لگنے کے لئے ایک پتلا بنا کر اپنے سامنے رکھتے ہین **مسلمان کا جواب** تم جو کہتے ہو کہ ہم خالص خدا کی بندگی کرتے مین سو سب جھوٹھہ اور بناوٹ ہی کیونکہ تمھارے لوگ جب کسی دیو کے نام کا پتلا وقت پوجا کے روبرو رکھتے ہین اسی دیو کو اپنا خدا سمجھتے ہین اور نفع ضرر اپنا اور حاجت روائی سب اسی کے ہاتھہ جانتے ہین اور یہہ طریقہ بت پرستی کا قدیم سے ابلیس کی تعلیم سے تم لوگون مین جاری ہوا ہی کیفیت اسکی یہہ ہی کہ جب خدا تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام و کمال تعظیم و بزرگی انکو بخش کر تاج کرامت اور گنج معرفت انکو عطا فرمایا اور تخت شاہی پر انھین بٹھلا کر سب فرشتون کے ہاتھہ انھین سجدہ اور سلام کروایا تب بموجب حکم الٰہی کے سب فرشتون نے انکے روبرو سجدہ اور سلام کیا پر ابلیس جو فرشتون مین رہتا تھا اور علم توحید اُن کو سکھاتا تھا یہہ حکم خدا کا سنکر کہنے لگا کہ آگ کا بنا ہوا مٹی کے بنے ہوئے کو کیا سلام کریگا مین آگ سے بنا ہون اور یہہ مٹی سے ہین انکو ہرگز سلام نہ کرونگا غرض اس نے آدم علیہ السلام کو سلام نہ کیا خدا تعالٰی نے اسکی پیشانی پر لعنت کا داغ دیکر دربار رحمت سے لعنت کے جنگل مین نکال دیا ابلیس نے اسی کے باعث غصہ اور آفتناک ہو کر آدم علیہ السلام سے اور انکی اولاد سے سخت عداوت رکھی اور یہی چاہا کہ

ان سب کے ہاتھہ اپنے کو اور اپنی اولاد کو سجدہ کرواکر جیسا مین اُنکے باعث مطلق رحمت خدا
سے دور ہوا ہون اور لعنتی بنا ہون ویسا اُن کو بھی کافر و مشرک بناکر مطلق رحمت
الہی سے دور کرون اور لعنتی بناکر اپنے ساتھہ دوزخ مین لیجاؤن اخرالامر وُہ ابلیس اسی
بات کے پیچھے ہمیشہ رہنے لگا پر آدم علیہ السلام کو خدا نے پیغمبری دی تھی وہان کچھہ ابلیس
کا علاج نہ چلا پھر آدم علیہ السلام کے بعد انکے بیٹے شیث علیہ السلام پیغمبر ہوے اور سب کو دین
اسلام سے خبردار کرتے رہے انکے بعد انکے بیٹے انوش رہے اُنھون نے بھی دین اسلام سنبھالا
انکے پیچھے اُن کے بیٹے قینان ہوے وہ بھی لوگون کو اسلام کی آگاہی ہمیشہ دیتے رہے
بعد اُنکے ان کے بیٹے مہلائیل کو پیغمبری ہوی انکی حیاتی تک بھی ابلیس کا کچھہ علاج نہ چلا اور
سب لوگ دین اسلام پر دایم قایم رہے جب اُنھون نے رحلت کی اور دنیا سے گئے تب ابلیس نے
وقت فرصت کا پاکر لوگون کو شرک اور کفر اور بت پرستی سکھانا شروع کردیا اسطرح سے کہ وہ
مہلائیل اصل مین خوب صورت اور صاحب جمال اس مرتبے کے تھے کہ انکے چہرۂ مبارک کی چمک
کوئی نہین دیکھہ سکتا تھا اور اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے چہرے پر نقاب رکھتے تھے اور لوگ اُن کا ہونا
مبارک جانکر دور دور سے آکر انکی زیارت کیا کرتے اور ان کے خدمت مین تحفے نذرانے لایا کرتے
جب وُہ وفات پائی تب اُن کی اولاد اور اقربا پر اس قدر غم و الم ہوا کہ ہرگز اُن مین تاب اور
صبر نہ رہا شیطان نے اپنے مطلب کا وقت جانکر آدمی کی صورت پر آیا اور اُن کی اولاد و اقربا کو
کہنے لگا جلد ایک تدبیر کرو کہ اسکے باعث تمھارا دل تسکین پاوے اور تمھارے خاندان سے
دولت و حشمت نہ جاوے بلکہ لوگ جو مہلائیل کی حیاتی مین جیسے تحفے نذرانے لایا کرتے تھے ویسے
اب بھی لایا کرین ان بیچارون نے یہہ ابلیس ہی نہ جانکر اور فریب سے اُسکے نہ واقف ہوکر اُس سے
پوچھا کہ وہ تدبیر کیا ہی ابلیس نے کہا جلد ایک پتلا مہلائیل کی صورت کا بناکر اُنکے تخت پر بٹھلا دو اور اُسکے
چہرے پر وہی نقاب رکھہ کر جیسی اُن کی ادب و تعظیم کرتے تھے ویسی ہی اس پتلے کی تعظیم اور آداب
کیا کرو تا لوگ بھی دور دور سے آنیوالے مہلائیل کی صورت کو مہلائیل کی جگہہ سمجھہ کر اسکی زیارت کیا

کرینگے اور ہدیے اور تحفے لانا جاری رکھینگے اور تمھارے خاندان کی دولت و ریاست قایم رہیگی اُنھون نے ابلیس کی یہہ تدبیر صواب اور درست جانکر مہلائیل کے جیسا ایک پتلا تخت پر نقاب ڈالا ہوا رکھا اور ادب وتعظیم اُسکی مہلائیل کی سی کرنے لگے اور تحفے اور نذر آنے بھی آنا جاری ہوا اور ان کی دولت وحشمت روز بروز بڑھنے لگی جب اسبات پر مدت گذری اور انکی اولاد کی اولاد بیعلم رہے تب ابلیس بار بار آکر لوگون کو سمجھانے لگا کہ تمھارا باپ دادا مہلائیل کی روح کی خوشنودی کے لئے اس پتلے کی پرستش کرتے تھے تم بھی کیا کرو تا تمھارے باپ دادا کی روح تم سے خوش رہے انھون نے ویسا ہی کرنا شروع کیا یعنے اس پتلے کو اپنا خدا سمجھکر اسی کی پرستش کرنے لگے غرض بت پرستی آشکارا ہوکر دین اسلام روز بروز نقصان پذیر ہوتے چلا پھر خدا تعالی نے انھون مین سے ادریس علیہ السلام کو پیغمبری دی انھون نے ان لوگون کو دین اسلام بتلاکر بت پرستی کی جڑ کاٹنی شروع کی جب وہ یکایک تشریف فرما ہوے اور جیتے جی بہشت مین داخل ہوے تب اُنکے بھی اقربا اور دوست ومحب نہایت غم وماتم کرنے لگے ابلیس اُنکے نزدیک آکر کہنے لگا تم ادریسؑ کے فراق مین کیون روتے ہو اور اتنا ماتم وزاری کس لئے کرتے ہو مین ایک پتلا ادریس کے جیسا تمکو بنا دیتا ہون تم اسے دیکھکر ادریسؑ کی جگہہ سمجھکر ادریسؑ کے جیسی اس پتلے کی تعظیم وتکریم کیا کرو تا تمھارا دل تسکین پاوے اُنھون نے ویسا ہی کیا جب اس بات پر ایک مدت گذری تب ابلیس لوگونکو سمجھانے لگا کہ یہی تمھارا خدا ہی اور تمھارے باپ دادا ایسے ہی پتلون کی پوجا کرتے تھے اور اپنی مراد نفع ضرر انھین سے مانگتے تھے غرض دوسرے مرتبہ بت پرستی لوگون مین شروع ہوکر شیطان کی تعلیم مشرق سے مغرب تک ہوتی چلی یہانتک کہ اکثر لوگ مشرک وبت پرست ہوے خدا تعالی نے نوح علیہ السلام کو پیغمبری دی انھون نے لوگون کو کچھہ کم ہزار برس اسلام کی دعوت کی چند آدمی مسلمان ہوئے اور باقی سب کے سب شرک وکفر مین رہکر نوح علیہ السلام کو ایذا دینی شروع کی خدائے واحد نے طوفان بھیجکر اُن کو دریا مین غرق کیا اور کوئی کافر زمین پر نہ رکھا پھر مدت کے بعد نوح علیہ السلام

کی اولاد مین آدمیون کی خلقت روز بروز زیادہ ہونے لگی جابجا گانون اور شہر آباد ہونے لگے
پر بعد نوح علیہ السلام کے کوئی پیغمبر نہ رہا اور چار چار پانچ پانچ سو برس تک کوئی مبعث نظر
نہ آنیکے باعث دل مغرور و بیخوف ہوتے چلے تب ابلیس نے وقت مطلب کا دیکھ کر انکے
پاس آکر کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو اور کسے اپنا حاجت روا اور مالک سمجھتے ہو لوگون نے
کہا ہم کچھ جانتے نہین کہ کسکی پرستش کرین اور کسے اپنا خدا سمجھین ابلیس کہنے لگا تمھارے
باپ دادا جنکی پرستش کرتے تھے سو مجھے معلوم ہین چلو مین دکھا دیتا ہون غرض ابلیس کے
ساتھ لوگ گئے ابلیس نے انکو پانچ پتلے بتلا دئیے بعضے سونیکے اور بعضے روپے کے اور ایک
کا نام ود اور دوسرے کا نام سواع اور تیسرے کا نام یغوث اور چوتھے کا نام یعوق اور پانچوین
کا نام نسر سکھلایا لوگ وہ پانچ پتلے لاکر انکی پرستش کرنے لگے اور انھین کو اپنا خدا سمجھنے لگے
اور بت پرستی پھر تیسرے بار شروع ہوئی بعدہ خدای واحد نے ہود علیہ السلام کو پیغمبری بخشی
ہود علیہ السلام لوگونکو اسلام کی طرف بلانے لگے چند آدمی مسلمان ہوئے اور باقی سب کے
سب کفر و شرک پر رہے خدا تعالی نے ان سب کو ایسی سخت بلا سے ہلاک کیا اور کوئی کافر نہ رہا
پھر دن بدن آدمیون کی آبادی زیادہ ہونے لگی اور شہر اور قریات بسنے لگے پر کوئی پیغمبر نہونے
کے باعث لوگون مین علم نہ رہا تب ابلیس آکر لوگونکو کہنے لگا تم لوگ کس کی پرستش کرتے ہو لوگون
کہا ہم جسکی بندگی کرتے ہین اور اسکو معبود سمجھتے ہین ابلیس نے کہا تم خدا کو دیکھتے ہو لوگون نے کہا نہین ابلیس نے کہا افسوس کہ بن دیکھے کیا معبود
پرستش کرتے ہو جاؤ اور پتھر کا پتلا بناؤ اور اس کی پرستش کرو تو تمھارا دل اپنے معبود پر بخوبی لگے
لوگون نے ویسا ہی کیا اور بت پرستی پھر چوتھے مرتبے آشکار ہوئی غرض اسی طرح خدا تعالی
پیغمبرونکو بھیجتا تھا اور لوگونکو کفر و شرک سے منع کرکے اسلام دکھاتا تھا اور عرب و عجم کے ملک مین
کبھی کفر اور کبھی اسلام جاری رہتا تھا مگر ہند کے ملک مین کوئی پیغمبر نہونیکے باعث شرک و کفر وہانکے
انکے لوگون مین قایم ہو کر زیادہ ہوا اور بہت سے شرک و کفر مین ہین آجتک ویسا ہی چلا آتا ہے اور
تم جیسے عقل کے دشمن خاص خدا کی بندگی چھوڑکر بت پرستی اور شرک و کفر کو بہتر سمجھتے ہو اور مسلمانون

کے سامنے اسکا انکار کرکے کہتے ہو کہ ہم بت پرست نہین فقط بت سامنے رکھکر خالص خدا کی بندگی کرتے ہین بھلا کہو تو ایسے پتلون سے تمھارا کیا کام ہوتا ہی اور کونسی غرض نکلتی ہی ہم جانتے ہین کہ ان پتلون سے چکی بہتر ہی کہ اُس سے پیسنے کی غرض نکلتی ہی اس بات پر کبیر نے کیا خوب ایک بیت کہی ہی بیت پتھر پوجت ہر ملے تو ہم پوجین پہاڑ + اس سے بھلی چکیا کہ پیس کھائین سنسار + حاصل یہہ کہ تم لوگون کو ابلیس خراب کرتا ہی اور یہہ بت پرستی تمھین سکھاتا ہی ہندو کہنے لگا اگر ابلیس نے یہہ فریب کیا اور لوگون کو شرک وکفر وبت پرستی سکھایا ہوتا تو البتہ ہمارے کسی شاستر اور پوتھیون مین یہہ کیفیت لکھی جاتی **مسلمان کا جواب** سب کو معلوم ہی کہ چور اور فریبی اپنی چوری اور فریب اپنے دفتر مین ہرگز بہ تفصیل نہین لکھتا اور لکھتا ہی تو کچھ اور ہی نام سے اور دوسرا ہی مطلب بنا کر لکھتا ہی تا وہ چوری اور فریب دوسرون پر ظاہر نہو اور اب کے شاستر اور پوتھیون کا اصل جو بید ہی ابلیس کی طرف سے برمہ کی معرفت تمکو ملا ہی اسمین اگر یہہ کیفیت ہوتی تو البتہ اسکا فریب لوگون پر ظاہر ہوتا اور اسکے مکر کے دام سے سب نکلجاتے اور مطلب اس کا فوت ہوجاتا اور وہ ابلیس کہ جسنے فرشتون کی استادی کی ہی سو اس قدر نادان اور کم عقل نہین ہی کہ اپنا فریب ومکر اپنے فریب کے دام مین جنے تمھارے شاستر اور پوتھیون مین کھول دیوے اور لوگون مین اپنی بدنامی اور بیوقوفی ظاہر کرے پر تمھاری بے عقلی ہی جو ایسا کہتے ہو ہندو لاچار ہوا اور بعد تامل کے کہنے لگا ہم لوگ وقت پوجا کے خدا پر دل لگنے کے لئے ایک پتلے کے روبرو خدا کی بھگتی کرتے ہین اسواسطے تم لوگ ہم پر طعنہ کرتے ہو اور ہمکو مشرک وکافر وبت پرست کہتے ہو تو پھر تم لوگون کو کیا کہا چاہئے جو تم کعبے کے روبرو نماز پڑھتے ہو شاید تم بھی کعبہ پرست ہوگے اگر کعبہ پرست ہو تو پھر خدا پرست نہ کہلاؤ اور خدا پرست کہلاؤ تو پھر ہمکو بت پرست نہ کہو کیونکہ جیسے تم ویسے ہی ہم جیسے تم پتھر کے بنے ہوے کعبے کے روبرو نماز پڑھتے ہو ویسے ہم بھی پتھر کے بنے ہوے پتلونکے روبرو پوجا کرتے ہین اور معبود حقیقی کو کہ خاص خدا ہی اپنے دلمین تصور کرتے ہین **مسلمان کا**

جواب ہم لوگ اصل مین خدا پرست ہین کعبہ پرست نہین اور تم لوگ بت پرست ہو خدا پرست نہین
کیونکہ ہم لوگ جو کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے ہین سو کچھ کعبہ کو خدا سمجھ کر کعبہ کو سجدہ نہین
کرتے ہین بلکہ خدا واحد کی بندگی ایک ہی جہت کی طرف رخ کرکے کرتے ہین بخلاف
تمھارے کہ تم جس بت کو چاہتے ہو اپنا خدا سمجھ کر اسکی طرف رخ کرکے اسی کی پرستش کرتے ہو
اور ہم جیسون کے نزدیک تم لوگ جو بناوٹ سے کہتے ہو کہ خدا پر دل لگنے کے لئے ایک پتلے کے
روبرو خدا کی بھگتی کرتے ہین سو بالکلیہ جھوٹھ ہے کیونکہ تم سب ہندؤن کی ظاہر و بدیہی چال اور تمھارے
شاستر اور پوتھیون کا قیل و قال چنانچہ نکہات پوتھی مین جو لکھا ہے سو اسی بات پر دلالت کرتا ہے اور
اس سے یہی ثابت ہے کہ تم لوگ اسی دیو کو کہ جسکا پتلا ہے اپنا خدا سمجھتے ہو اور اسی پر دھیان لگنے
کے لئے اسکا پتلا روبرو رکھتے ہو ہندو بولا اگر تم خاص خداے واحد کی بندگی کرتے ہو تو خداے
واحد کو کوئی جہت نہین پھر کعبہ کی طرف رخ کرنا کہان سے مقرر کیا **مسلمان کا جواب** خداے
واحد کو البتہ کچھ جہت نہین ہے پر اسکی بندگی ہم سب پر لازم ہوئی تب ایک ہی خدا کی بندگی ایک
ہی رخ کی طرف ہونیکے لئے حکم ہوا کہ کعبے کے رخ کی طرف نماز پڑھو اور وہ کعبہ سب زمین کا
میانہ اور زمین کی ناف ہے اور اسکی طرف ہر طرف سے بلا شبہ و بلا دقت سبکو رخ کرکے
خداے واحد کی بندگی کرنا نہایت سہل ہے اگر یہ میانہ زمین کی جہت نہ ٹھہرتی بلکہ دوسری مشرق یا
مغرب یا جنوب یا شمال جیسی کوئی جہت قرار پاتی تو اس کی طرف رخ کرنا بعضون کے لئے مشکل
ہو جاتا اور دوسرے کفار آفتاب پرست وغیرہ کی طرح ہماری بندگی کی جہت مقرر ہونیکا شبہ آجاتا
غرض ہمارا خدا ایک ہی تو اسکی عبادت بھی ایک ہی جہت کی طرف ہوتی ہے اور تم لوگون کے خدا
بہت سے ہین اور ان سب کے لئے جہت ہین اس لئے ان کی پوجا بھی ہر طرف رخ کرکے ہوتی
ہے ہندو کہنے لگا خدا کی عبادت اور بندگی کے لئے اگرچہ آسانی اور ایک جہتی کعبے کی طرف رخ
کرنے مین ہے پر ہم لوگ جانتے ہین کہ ذات خدا کی سب گھٹ مین ہے اس لئے جدھر ہم رخ کرتے ہین
تب اسی کی ذات کی طرف رخ ہوتا ہے اور جسکے روبرو بندگی کرتے ہین تو اسی خدا واحد کی بندگی

ہوتی ہی اگر ایسا نہوتا تو البتہ بتون کا جھلانا اور اسے روبرو رکھکر اپنے معبود کی پوجا کرنا آجتک بے
اثا اور بڑی دلیل اسبات پر یہہ ہی کہ جب کوئی حاجتمند اس پتلے کے پاس جاتا ہی اور اسمین اپنے
تصور کرکے اس بت کو پکارتا ہی تو تُرت اسکی مراد اور حاجت بر آتی ہی **مسلمان کا جواب** تم
گمان کرتے ہو خدا سب گھٹ مین ہی اور اس گمان پر تم لوگ بت پرست ہوگئے ہو تو پھر پتلے
سے کیا کام تمھارے گمان کے موافق تمھارے گھٹمین بھی خدا ہوگا اور اسکی پوجا کرنا بس ہی پر
یقین جانو کہ یہہ گمان تمھارا مطلق جھوٹ اور باطل ہی کیونکہ وہ خداے واحد اس قہر وجلال کے ساتھہ
ایسا نہین ہی کہ کسی مین اتر جاوے اور کسی آدمی یا دیو یا پری یا جانور یا پتھر وغیرہ کی اتنی تاب و
طاقت نہین کہ اسے سما سکے اور دیو لوگ ہر کسی چیز مین سرایت کرتے ہین اور اسمین جا سکتے
ہین پس تمھارے بناے پتلون مین یا انکے پوجاریون مین جو ہوتا ہوگا سو دیو ہی خدا نہین اور اس
پتلے کے پاس جاکر جو اپنی مراد اور حاجت تُرت پاتا ہی سو اسکی حقیقت یہہ ہی کہ اس پتلے مین اتنی
قدرت نہین کہ اسپر بیٹھی ہوئی مکھی اڑا سکے یا زمین پر گرے تو پھر بیٹھہ سکے پر دیو لوگ جو اصل مین
آدمیونکے دشمن اور دوزخ مین جانے والے ہی چاہتے ہین کہ آدمیون کو بھی اپنے ساتھہ دوزخ
مین لیچلین اس ارادے پر آدمیون کے پیچھے وے ہمیشہ لگے رہتے ہین اور ہر طرح کرکے خداے
واحد سے ان کو پھرا کر دوسرے کی طرف دل انکا جھکا دیتے ہین اور انکو مشرک اور کافر بنا کر
دوزخ کے لایق کر دیتے ہین اسمین سے ایک یہہ بھی طرح ہی کہ دیول جیسی آدمی جمع ہونے کی جگہہ
چند دیو ہمیشہ بیٹھہ کر تیار رہتے ہین اور جب کوئی آدمی تم جیسا بے سمجھہ وہان اگر سر جھکاتا ہی اور
ڈہاؤن راندے چپا دیوتا کہکر اسے پکارتا ہی تو تُرت اُن دیوؤن مین سے ایک دیو یا زیادہ دیو دوڑے
جاتے ہین اور حتی الامکان جسے ایذا دینی ہی اسے ایذا دیتے ہین باوجودیکہ پہلے کسی کو ایذا دیتا
ہوگا اسے نکال دیتے ہین سواے ایذا دینے یا ایذا دینا ہو تو چھوڑ جانے کے دوسرا ان دیوؤن
سے کچھہ نہین ہو سکتا ہی یعنے جیسا کہ آزاری کو چنگا کرنا اور غریب کو تونگر بنانا یا مرتے کو بچانا
یا مرے ہوے کو جلانا کرنا وغیرہ ایسے کام ان دیوؤن سے ہرگز نہین ہوتے باوجودکہ تم لوگ

یعنے دو اور اندہ سانی دیو ۱۲

اُن دیوؤن کے معتقد اور پوجاری ہین مگر دوسرون کے جیسا تمکو بھی آزار اور غریبی اور تونگری
اور مرنا وغیرہ ہی غرض تم لوگ فقط کتّے کی سی ایذا دینا یا ایذا دیتا ہو تو چھوڑ جانا دیکھہ کر ان دیوؤن مین
یا انکے نام کے بنائے ہوئے بتان مین خدا ہی سمجھتے ہو اور ان کی پرستش کر کے مشرک و کافر بنے
رہتے ہو سو صرف تمھاری گمراہی ہی یقین جانو کہ اس گمان فاسد پر دیوؤن کو ماننے سے اور انکے
نام کے پتلون کے پرستش کرنے سے سوائے دوزخ کے دوسری جگہہ ہرگز تمکو میسّر
نہوگی اور خدا انپر ہرگز رحم نہ کریگا بلکہ ہمیشہ تمکو ایذا اور درد سخت مین رکھیگا ہندو
کہنے لگا ہم جانتے ہین کہ ان دیوون کی پرستش کرنا البتہ بہتر اور فایدہ مند ہی کیونکہ خدا نے
انکو ہم سے پہلے پیدا کیا اور دنیا کی آراستگی کا کام سب انھین کے ہاتھ کروایا ہی پس وہ دیو
خدا کے پسند کیئے ہوئے ہین اور ان کی پرستش کرنا گویا خدا ہی کی بندگی و پرستش ہے
مسلمان کا جواب دیو لوگ خدا کے پسند کیئے ہوئے کا گمان تم جو کرتے ہو سو یہہ تمھارا
گمان فاسد اور باطل ہی اور اس گمان پر خاص خدا کی بندگی چھوڑ کر ان دیوؤن کی پرستش کرنا
بیجا ہی دیو خدا کے پسند کیئے ہوئے نہین ہین اور انکی پرستش کرنے سے خدا کی بندگی ہرگز
نہوگی اور ایسے کام پر تمھارا خدا کبھی راضی نہوگا اور خدا نے ان دیوؤن کو ہم سے پہلے
پیدا کر کے انکے ہاتھ سے زمین وغیرہ درست کروانے کا یہہ سبب ہی کہ اُس نے پہلے اپنے
کرم و فضل سے تقدیر ازلی سے یہی ٹھہرا دیا تھا کہ تاج کرامت اور گنج معرفت کہ جو نعمت عظمی اور مقصود
اقصی ہی بنی آدم کو عطا ہو اور خلافت اور تمام و کمال بزرگی اور قیامت تک جہان کی آبادی
انھی کی طرف رہی سو جیسا کہ ہی امیر کی سواری آنیکے قبل اسکے اترنے کی جگہہ خدمتگار فراش
وغیرہ بھیجکر درست اور آراستہ کرواتے ہین ویسا ہی خدا نے آدمی کی بزرگی مثل امیر کے اور
دیوؤن کی خادمی مثل فراشون کے ظاہر ہونے کے لئے آدمیون سے پہلے دیوؤن کو پیدا
کیا اور ان سب کی بادشاہی ابلیس کو دی انھون نے چالیس لاکھہ اور تیس ہزار برس تک
بادشاہی کر کے شہر بسائے اور زمین جہان بلند منظور تھی وہان بلند اور جہان پست درکار

تھی

تھی وہان پست کی اور خدا نے انکو ایسی قوت دی تھی کہ پہاڑ جیسے اٹھا کر جہان چاہتے وہان
رکھتے تھے اور زمین درست اور آراستہ بنا کر مکان بناتے تھے جب اُنکے ہاتھ زمین آراستہ
اور درست آدمی رہنے کے لایق ہوئی اور ان مین فساد اور تعدی نمود ہونے لگی تب
خدا تعالی نے فرشتون کو بھیجکر ان دیوون کو جنگلون اور پہاڑ و نمین نکالدیا من بعد حضرت
آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام و کمال بزرگی اور علم و فضل انکو عطا کر کے فرشتون کے
ہاتھہ سب عالم ملکوت کا سیر دکھا دیا اور سب کو حکم کر کے ان کو سلام اور سجدہ کروایا
اور سب پر انکی بزرگی ظاہر کی ابلیس نے انکو ایک سجدہ نکرنے کے باعث ہزارون برس
کی اسکی عبادت پایمال کی اور اسے مردود کر دیا غرض اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام
کو یہ ایک وجہہ سے بزرگی دے کر تمام خلقت مین عزیز اور مکرم کیا اور دین پاک کہ اسلام ہی
انکو عطا فرما کر الہی معرفت سے مشرف کیا اور پیغمبری دی اور ان کی جورو حوا علیہا السلام
کو انکی بائین پسلی سے پیدا کر کے ان سے پشت در پشت آدمیونکو پیدا کرنا جاری رکھا
اور قیامت تک جہان کی آبادی انھی کی طرف مقرر کر دی حاصل یہہ کہ خدا ے واحد نے
دیوون کو خدمتگاری کے لیئے پیدا کیا اور آدمیون کو امیری کے لئے پھر تم لوگ آدمی ہوکر
خدمتگار جیسے دیوون کی جو پرستش کرتے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری نقل وہی راجا
کے بیٹون کے جیسی ہے کہ انھون نے بادشاہ کا حق بیلدارون کو دیا اور بادشاہ نے اُن کو
پکڑوا منگا کر جلتی آگ مین اُن کو جلا دیا اور ذرہ بھی انکی عاجزی نہ سنی مختصر قصہ اسکا یہہ ہے کہ
کسی بادشاہ نے ایک برہمن راجا کو بہت سا سرفراز کر کے کسی ملک کا امیر بنایا اور اُس کے
رہنے کے لئے اس ملک مین پہلے چند بیلدار بھیجکر ان کے ہاتھ ایک مکان ستھرا اور وہان
کے رہنے اور باغ اور زمین ہموار لایق سیر کے بنوا کر اس راجہ کو وہان بھیجدیا راجہ وہان جاکر
امیری کرنے لگا اور بادشاہ کا حق بادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ بھیجتا رہا جب وہ مر گیا اور
بادشاہ نے وہی امیری اس کے بیٹون کو دی اور وہی امیر سبھے تب ملک کا بسیا اور زمین

کا خراج جو کہ جمع ہوتا تھا سوان بیلدارون کو دینے لگے بادشاہ نے یہہ خبر سنکر پہلے اُن کی
طرف ایک آدمی خاص اپنے چیلون مین سے بھیجکر کہلایا کہ یہہ کیا بے انصافی ہی ہمنے تمکو تمھارے
باپ کی جگہہ امیر بنایا اور تم ہمارا حق ہمکو نہ دیکر اُنکی خدمتگار بیلدارون کو دیتے ہو اب اس سے
باز آؤ اور ہمارا حق ہمکو پہنچاؤ راجہ کے بیٹون نے اس پیغامی سے کہا کہ بادشاہ نے ان بیلدارون
کو ہمارے باپ سے پہلے یہان بھیجکر یہان کا سب کام آراستگی وغیرہ کا ان ہی بیلدارون کے
ہاتھہ کروایا ہی اور وہی بادشاہ کے پسند کیے ہوے ہین اس لئے ملک کے محصولون سے ان
بیلدارون کو دینے سے بادشاہ ناخوش نہوگا بلکہ ہم سے البتہ راضی اور خوش رہیگا غرض بادشاہ
نے یہہ خبر سنکر انکو پکڑوا منگایا اور جلتی آگ مین جلا دیا اور ان کی عاجزی اور زاری ہرگز نہ سنی پس
ایسا ہی تم لوگ جو خدا کی بندگی چھوڑکر بت پرستی مین لگے ہو سو خدا تمکو بھی اسیطرح دوزخ
کی جلتی آگ مین جلا دیگا کیون کہ تم لوگ بھی قرآن اور پیغمبرون کا حکم نمان کر خدا کا حق جو خاص اسکی
پرستش ہی سو اسکے پیدا کئے ہوے آدمیون کے خدمتگار دیوون کو دیتے ہو ہندو کہنے لگا
اگر خدا تعالی نے ہماری خدمت کے لئے دیو پیدا کیا ہی اور ان کی پرستش بیجا ہی تو پھر یہہ مذہب
ہندوی بڑے اوتار رام اور کرشن جیسون نے کس لئے اختیار کیا تھا اور وہی باطل پر تھے
تو پھر انھون نے اتنا کمال کہان سے پایا **مسلمان کا جواب** رام اور کرشن وغیرہ کہ جنکو تم
لوگ اوتار سمجھتے ہو سو سب گمراہ اور بدخیال تھے اور تم لوگ جو انکو اوتار سمجھہ کر اپنے خدا گنتے ہو
سو صرف تمھاری گمراہی ہی کیونکہ اوتار کی معنی یہہ ہی کہ خدا اسمین نمود ہوا ہو پر خدا کی ذات ایسی کب
ہی کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہووے یا کسی مین گھسکر نمود ہووے سچ تو یہہ ہی کہ تم لوگ جنکو اوتار
گنتے ہو ان مین کوئی بھی اوتار نہین تھا خصوصا رام کہ جسے تم لوگ سب اوتارون مین بڑا اوتار
سمجھتے ہو سو وہ بھی اوتار نہین ہی جیسا کہ رام داس پوتھی وغیرہ سے بخوبی ثابت ہی اور اس کے
اوتار نہونا بہت سی وجہون سے ثابت ہوتا ہی وجہ پہلی یہہ ہی کہ وہ رام اہل وعیال اور خویش واقربا دوسرے
لوگون کے جیسا رکھتا تھا چنانچہ رام داس پوتھی مین لکھا ہی کہ رام دسرتھہ راجہ کا بیٹا اور راجہ کے بعد

لچھمن اور بھرت اور چتر وگنڈا اور اسکی جورو سیتا اور اُسکا بیٹا لہو انکوش ہی انتہی پس وہ رام اگر خدا کا اوتار ہوتا تو دوسرے کے پیٹ سے اتنی تکلیف سے پیدا ہونا کیا ضرور تھا اور بچپنے کے حرج مین پڑکر پیشاب اور پاخانہ مین اپنے کرنے مین کیا فایدہ پس معلوم ہوا کہ رام اوتار نہین تھا دوسری وجہ یہہ ہی کہ اس رام نے سیتا سے جو شادی کی تھی سو فقط اپنے بازو کے زور سے اور پہلوانی کی قوت سے کی جیسا کہ وہی رام داس پوتھی مین لکھتا ہی کہ جب سیتا جوان ہوئی تب اکثر راجے اس سیتا کے لئے اسکے باپ سے درخواست اور منگنا کرتے تھے یہانتک کہ دساسر راون نے بھی اپنے واسطے پیغام بھیجا بعد سب کے رام نے بھی اپنے لئے پیغام کیا جب ہر طرف سے پیغام اور بڑے بڑے راجاؤن کی طرف سے منگنا آیا تب سیتا کے باپ نے اندیشہ کیا کہ اگر سیتا مین ایک کو بیاہون تو دوسرا نیر بینے خفا ہوکر دشمنی پر کمر باندھتا ہی آخر الامر یہی تدبیر ٹھہرائی کہ جو غالب اور زور آور ہو سیتا کے ساتھ شادی کرے بنابر اسکے ایک تیر اور کمان بر سر دربار رکھکر منادی کردی کہ جو کوئی یہہ تیر کمان چڑھاوے وہ سیتا کے ساتھ شادی کرے پس جو لوگ کہ سیتا کی خواہش رکھتے تھے سب جمع ہوے اور وہ تیر کمان پر کھینچنے کا ارادہ کیا پر کسی سے کچھہ نہو سکا یہانتک کہ دساسر راون بھی عاجز اور لاچار ہوا تب رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پہ کھینچا سیتا نے ویسا ہی پھولون کا ہار اسکے گلے مین لا ڈالا اور بر سر دربار جا اسکی گودی مین بیٹھی انتہی پس اس وجہہ سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو اوتار کی جورو ہونے ہاری پر دوسرے نظر رکھتے اور اسکے لئے رام کے روبرو حاضر ہوتے بلکہ رام اوتار ہی سمجھکر اسکی دہشت کرتی اپنی برابری والا اسے نہ سمجھتی اور اتنی قوت سے تیر کمان پر کھینچنے کا کام نہ پڑتا فقط اوتار ہونے پری جورو ویسے ہو جاتی تیسری وجہہ یہہ کہ اس رام کی جورو سیتا کو دساسر راون لے بھاگا تھا اور سات برس تک اس سے عیش کیا چنانچہ وہی رام داس پوتھی مین لکھتا ہی کہ جب سیتا بر سر دربار جا رام کی گودی مین بیٹھی تب دساسر راون نے یہہ ماجرا دیکھکر نہایت غصہ ناک ہوکر ہاتھہ پیر پٹکتا ہوا اٹھا کو جا قسم کھا بیٹھا کہ ایک مرتبہ سیتا کو لاکر اپنی ران کے نیچے نہ دباؤن تو لنکاپتی نہ کہلاؤن غرض سیتا جب رام سے گھر گئی تب راون نے فرصت کا وقت

دیکھہ کر ایک فقیر کی طرح بھیک مانگنے کے حیلے سے رام کے گھر آیا اور سیتا سے بھیک طلب کی سیتا نے بھیک دینے کے لئے باہر قدم رکھنا ہی تھا کہ اسنے لنکا کو بھاگا اور سات برس تک اسکے ساتھہ بخوشی عیش کیا اور اس سے یہی کہتا تھا کہ تیرا رام اب کہان ہی جو تو بر سر دربار جا اسکی گود مین بیٹھی تھی بھلا اب کہہ کسکی گود مین بیٹھی ہی۔ القصہ ایک روز دساسر راون کی جورو منڈودھری نے خواب مین دیکھا کہ ایک باندر نے آکر شہر لنکا کو جلا دیا اور رام کے لشکر کے ساتھہ آکر دساسر راون کو اور اسکے بھائیون بیٹون کو مار کر سیتا کو لے گیا منڈودھری نے یہہ خواب فجر کے وقت دساسر راون سے کہا دساسر راون نے اس خواب کا اعتبار نہ کیا اور کہنے لگا کہ ای منڈودھری تو سیتا کے جلانے سے یہہ فریب لائی ہی مگر یہہ فریب تیرا ہرگز فایدہ نہ کریگا اور مین سیتا کے عیش سے ہاتھہ اٹھا کر اسے رام کے گھر نہ پہنچاؤنگا انہی باتون سے اس وجہہ سے بھی ثابت ہی کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر وہ اوتار ہوتا تو اپنی جورو اپنے ہاتھہ سے کھو کر واویلا نہ کرتا اور اوتار کے گھر کی طرف ادنی راون جیسے دیو کی ہرگز پیش قدمی نہ ہوتی اور وہ اپنی جورو سنبھالتا اور دوسرے کے ہاتھہ خراب ہونے نہ دیتا چوتھی وجہہ یہہ کہ وہ رام اپنی جورو کے لئے نہایت پراگندہ حال ہو کر بڑی محنت سخت سے ہزارون آفتین اٹھاتا ہوا اپنا دوست ہنوت دیو جو باندر کی شکل رکھتا تھا اسے اور اپنے بھائی لچھمن کو لشکر کے ساتھہ ہمراہ لیکر سات برس مین راہ لنکا کی طی کر کے لنکا کو جا پہنچا تب ہنوت دیو نے شہر لنکا جلا دیا اور رام نے اپنا لشکر لیکر ایک طرف سے جا گرا اور راون سے اور اسکے بھائی بیٹون سے ایسی لڑائی کی کہ ان سب کو مار لیا اور سیتا کو لایا جیسا کہ یہہ مضمون اسی رام داس پوتھی مین لکھا ہی پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو ایک آن مین لنکا کو جا پہنچتا راہ مین اتنی سختی اور شدت نہ اٹھاتا اور بدون لڑنے کے راون وغیرہ کو مار کر سیتا کو لے آتا اور ہنوت جیسے ادنی دیوون کی مدد نہ لیتا بلکہ بلا مشقت جہان ہوتی وہان سے سیتا کو منگا لیتا پانچوین وجہہ یہہ ہی کہ وہ گمراہ لوگون نے نہ تھا جیسا کہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہی کہ جب رام نے دساسر راون کو مار کر سیتا کو لے آئے تب بعد تھوڑے دن کے معلوم کیا کہ وہ حاملہ ہی

بی

پس ویساہی اپنے بھائی لچھمن کو حکم کیا کہ سیتا کو لیجا اور جنگل مین مار ڈال لچھمن نے رام کے حکم بموجب سیتا کو جنگل مین لے گیا اور اسپر رحم کرکے جیتی جنگل مین چھوڑ دی سیتا اسی جنگل مین ایک رہنے کا مکان بنا کر وہان رہنے لگی اور ایام حمل کے پورے ہونے کے بعد بیٹا جنی اور نام اسکا لہو انکوش رکھا پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو اپنی جورو کا حال پہلے ہی سے معلوم کر لیتا اور اسیوقت مارتا او گ اسکا پیٹ دیکھنے تک نرکھتا بلکہ اسے اپنے گھر نہ لاتا اور اتنی پشیمانی بھی نہ اٹھاتا چھٹی وجہہ یہہ ہی کہ سیتا کا بیٹا لہو انکوش نے خورد سالی مین رام کو پچھاڑا ہی اور اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا چنانچہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہی کہ انکوش سیتا کا بیٹا جو دہین اپنی مان کے ساتھ جنگل مین رہکر دن بدن بڑا ہوتا تھا اور تخمینا گیارہ برس کی عمر کو پہنچا وہ ایک روز موافق معمول کے اپنے جنگل مین سیر کر رہا تھا اتفاقا رام بھی اسطرف شکار کے لئے نکل آیا اور شکار کھیلنے لگا انکوش نے رام کو پہچانا نہین اور اسکی ذکیفیت اسنے جہ نہین تھی رام کے مقابل ہو کر کہنے لگا کہ یہہ جنگل ہمارا ہی اور تو کون ہی جو بے اذن اس جنگل مین شکار کرتا ہی رام نے غصہ سے اپنا نام و نشان بتانے کے قبل اسپر کمان پھینکی انکوش جو اصل مین ہوشیار اور چالاک تھا رام کی کمان جھٹکا اسکے ساتھ کشتی کے ہاتھ چلانے لگا اور ایک دو ہاتھ مین رام کو پچھاڑا اور سینے پر اسکے چڑھ کر چاہا کہ مارے اتنے مین رام نے سوگند دیکر پوچھا کہ تو کون اور کسکا فرزند ہی جو تونے اتنی جوانمردی اس خورد سالی مین کر کے مجھہ جیسے پہلوان کو عاجز کیا انکوش نے کہا مین انکوش ہون اور باپ میرا رام اور مان میری سیتا ہی رام بولا مین رام ہون اور سیتا میری جورو وہی انکوش یہہ سنتے ہی اتر پڑا اور رام کے قدم پر گرا رام نے لے اپنے گلے سے لگا کر اپنے گھر لا یا انتہی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہین بلکہ پہلوان تھا بھلا اگر اوتار تھا تو پھر انکوش نے باوجود اس کم عمری کے اسے کیسا زمین پر گرایا اور اتنی بدنامی کیسی دی ساتوین وجہہ یہہ ہی کہ وہ رام نہایت بے غیرت اور بے شرم تھا کہ اپنی جورو سیتا کی حرام کاری اور بد معاملی معلوم کر کے گھر سے نکالدیا اور پھر گھر مین لا رکھی اور اس سے عیش و عشرت کرنا جاری رکھا جیسا کہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہی کہ جب رام انکوش کو گھر لایا تب اپنے بھائی لچھمن سے پوچھا کہ

سیتا کہان ہی لچھمن عرض کرکے کہنے لگا کہ سیتا جنگل مین چلتی ہی رام ننگے پانون گیا اور منت اور عاجزی
کرکے سیتا کو گھر لایا اور آخر عمر تک اس سے عیش کرتا رہا انتہی پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار
نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو اتنی بے غیرتی اور بے حیائی نہ کرتا اور دوسرے سے بگڑی ہوئی عورت
گھر سے نکال دیکر پھر اسے گھر نہ لاتا اور اس سے خوش نرہتا آٹھوین وجہہ یہہ ہی کہ وہ رام ہمیشہ تلسی کی
پوجا کرتا تھا جیسا کہ انند تلسی پوتھی مین لکھا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا کیونکہ
اگر وہ اوتار ہوتا تو دوسری چیز کی پوجا نہ کرتا غرض اس طرح سے بہت سی وجہون سے ثابت ہی کہ رام
اوتار نہین بلکہ وہ پہلوان شکار کرکے ہمیشہ کھا کرتا تھا اور دوسرے مشرک اور کافرون کے
جیسا وہ بھی کافر اور مشرک تھا اور عجب ہی کہ تم لوگ ایسے ناقص العقل بے غیرت اور بے شرم رام کو اوتار
ایسے عیب دار سمجھنا کو ہمیشہ یاد کرکے سیتا رام سیتا رام بکتے پھرتے ہو ہندو سے کہنے لگا ویسا ہی
راون نے سیتا کو رام کے گھر سے لیگیا تھا پر اسے اس عصمت کے ساتھ رکھا تھا اور خراب نہ کی تھی
مسلمان کا جواب دسا سر راون نے سیتا کو لیجا کر سات برس تک اس سے عیش کرکے اسکے
ست کو خاک مین ملا دیا رام داس وغیرہ پوتھیون سے ثابت ہی اور عقل کے رو سے بھی یہہ بات سچ
معلوم ہوتی ہی کیونکہ دسا سر راون نے پہلے جو سیتا کو منگنا کیا تھا سو فقط گھر مین رکھنے کے لئے
نہ تھا بلکہ عیش کے لئے تھا اور وہ سیتا اسکے ہاتھ نہ آنے سے اسکے دل مین ضد پڑی تھی اسواسطے
اسے اس سختی اور شدت کے ساتھ رام کے گھر سے لیگیا پھر البتہ اس کا بدلا عیش ہی کیا ہوگا نہ فقط
گھر مین رکھنا اور دسا سر راون دیو ذات دیشٹ کا پوتا یعنے اکسیسا کا بیٹا تھا اور دیو لوگ جانورون
کے جیسے بے تمیز ہوتے ہین اور وقت شہوت کے اپنی پرائی جو ہاتھ آتی ہی اسی سے اپنی
شہوت ٹھنڈی کرتے ہین بھلا اگر راون سیتا سے عیش نہ کرتا تو اتنی غیرت پر آکر اپنا اور اپنے
بھائیون بیٹون کا سر نہ کٹوا تا بلکہ سیتا جیسی کی تیسی امانت رام کے حوالے کرکے اپنے اور بھائیون
بیٹون کی جان کا امان پاتا اور وہ اتنا خراب کام نہ کرتا تو رام بھی اسکو جان سے نمارتا غرض رام
اوتار نہین تھا اس لیئے اسکی جورو سیتا کو راون نے لیجا کر اپنی ضد پوری کی اور جان و مال سے

ہاتھہ اٹھاکر اپنی قسم کے موافق ایک مرتبہ سیتا کو اپنی ران کے نیچے دبایا اور رام بھی گیا جو آخر
کہ سختی اٹھاکر آخر اپنی جورو کے یار کو مارا اور اسے لائے ہندو بولا تم لوگ اگرچہ رام پر طعنہ زنی
کرتے ہو پر وہ رام بہت بڑا اوتار تھا کہ اس نے دنیا سے جاتے وقت اپنی بستی کے سب لوگ
سرگ پر لیگیا اور بہشت مین داخل ہوا **جواب مسلمان** کا رام تو جیتا آسمان پر نہ گیا بلکہ زمین پر
ہی اسکی موت ہوئی ہی اور تمھارے بعضے پنڈت لوگ اور پوتھیون والے جو رام کے آسمان پر
جانے کی کیفیت کہتے ہین سو سب جھوٹھ اور بناوٹ ہی کیونکہ وہ رام اگر اسقدر ہوتا تو لنکا کو جانے
مین اتنی تکلیف کیون اٹھاتا اور سات برس تک لنکا کی راہ مین حیران نہ رہتا بلکہ سب لشکر کے
ساتھہ اسی روز لنکا کو جاکر سیتا کو لاتا اور خراب ہونے نہ دیتا غرض رام تو البتہ اڑ نہ گیا ہوگا بلکہ تم لوگ
اسے بزور اڑاتے ہو کسی نے سچ کہا ہی کہ پیران نمی پرند بلکہ مریدان می پرانند عجب تمھارا مذہب ہی
کہ جسے چاہتے ہو اسے اوتار یا خدا بناتے ہو پھر وہ آدمی ہو یا جانور یا پتھر بھلا جب رام مین کچھ بھل
منسائی تھی پر عجب ہی کہ کرشن جیسے بدذات زانی فسادی کو اوتار سمجھتے ہو کیا یہہ معلوم نہین کہ کرشن
اہیر یعنے گولی کا بیٹا تھا اور اسنے کوپی کارانی کی نوبت پر چند روز حکومت کرکے گولیون کی جوان
جوان لڑکیون کو خراب کیا اور طرح بطرح کے طلسم کرکے اپنے کو کنیا کہلایا ہی معلوم ہوا کہ تمھارا کوئی
دوسرا خدا ایسا ہی بدذات ہوگا کہ جسنے ایسے بدذات اوتار لیا ہی غرض تم ہندو لوگ سب کے سب
گمراہ ہو کہ جسمین کچھ زور یا ہنر یا جادو یا دوسرا کچھ کام عجب دیکھتے ہو اسیکو کہین خدا اور کہین خدا
کا اوتار ٹھہرا لیتے ہو مہاراج کچھ انصاف کی راہ سے سوچو اور یہہ ہندوی بدمذہب اور بد آئین
اور شرک و کفر چھوڑ دو اور مذہب نیک و خوش آئین کہ دین اسلام ہی اختیار کرکے اپنی بھلائی دنیا
اور آخرت کی حاصل کرو ہندو لاجواب ہو کہنے لگا تم سچ فرماتے ہو پر ہر ایک مذہب کی کتابون اور
شاستروں مین اسطرح کی بگڑ کی باتین بہت سی پائی جاتی ہین اس لئے فقط اتنی ہی بات پر اپنا
مذہب قدیم چھوڑنا اور دوسرا مذہب جدید اختیار کرنا اور اپنے بزرگ خصوصا پانچ پانڈون کو کہ ملک
کے بڑے راجا اور خوب رسم اور نیک آئین اور صاحب عدل اور نیک ذات اور صاحب شرافت

تھے ایسے بزرگون کی شرافت کو عیب لگانا عقل سے نہایت بعید اور دور ہی **مسلمانکا جواب**
داناؤن کو یہی لایق ہی کہ بد مذہب چھوڑ کر نیک دین اور خوش آئین اختیار کرین اور بزرگون کی چال اور اپنے
رسوم پر نظر نہ رکھین اگرچہ وہ شرافت نسبی یا نظافت کبھی رکھتے ہون پر جبکہ وہ پانچ پانڈون کے جیسے
بد اور بد رسم اور بد آئین اور خونی فسادی اور حرام کے جنے ہوئے حرامی ہون تو ان کی چال
اور انکا رسم اختیار کرنا تو کیا فقط ان کو اشراف کہنا بلکہ انکو اچھے سمجھ کر انکا نام لینا بھی سخت بد
اور دانائی سے بعید اور دور ہی اور تمہارے بزرگ بد اور بد رسم اور بد آئین اور خونی فسادی اور
حرام کے جنے ہوئے حرامی ہوئے پر بہت سی دلیلین ہین پہلی دلیل یہہ کہ ان پانچ پانڈون کا باپ
جو مشہور ہی ہوا اور اسکے بھائی راجہ دھرتراشٹ اور بدر تینو ہی ایک داس کر کے ایک دیو تھا
اسکے نطفے سے پیدا ہوکر بیٹے راجا بچیتر ببرج کے کہلانے جیسا کہ مہابھارت پوتھی مین لکھا
ہی کہ ہندوستان مین ایک بچیتر ببرج نامی بڑا راجہ تھا جب وہ ودیجہ باشی ہوا تب ارکان
دولت نے دیکھا کہ سلطنت کا کاروبار چلانے کے لیئے کوئی اسکی اولاد سے نہ رہا آخرکار یہی
مشورت ٹھہری کہ اسکی عورتون کو داس دیو کی خدمت مین بھیجنا غرض اسکی دونو عورتون کو
نزدیک داس دیو کے بھیجا پہلی جورو راجہ کی جب داس دیو کی خدمت مین گئی اور داس دیو
اسکے نزدیک آیا تب اسنے اُس دیو کی حماپ اور ہیبت سے آنکھین اپنی بند کین اور ویسی حالت
مین وہ دیو اس سے ہم صحبت ہوا اس لیئے اس سے اندھا بیٹا پیدا ہوا اور نام اسکا دھرتراشٹ
رکھا اور دوسری عورت جب اس دیو کی خدمت مین پہنچی تو آنکھین اپنی بند نکین پر اسکے
جمال کی ہیبت سے زرد ہوگئین اس سبب سے اس سے ایسا بیٹا ہوا کہ نام بدن اُس کا
زرد تھا اور نام اس کا پانڈ رکھا اور تیسرے مرتبہ راجہ کی کنیزک اس دیو کے نزدیک گئی اور
حاملہ ہوکر بیٹا جنی نام اس کا بدر رکھا پھر یہہ تینون راجہ بچیتر ببرج کے بیٹے کہلانے
لگے اور وہان کا راج راجہ پانڈ کو ملا اسواسطے کہ بڑا اندھا اور چھوٹا کنیزک زادہ تھا دوسری
دلیل یہہ کہ وہ پانچ پانڈو راجہ پانڈ کے بیٹے کہلاتے تھے پر حقیقت مین وہ پانچون بھی

راجہ پانڈو کے بیٹے نہین تھے چنانچہ وہی مہابھارت پوتھی مین لکھا ہی کہ راجہ بچتر بیرج کے
بعد ہندوستان کا راج راجہ پانڈو کرتا تھا پر ازبسکہ وہ شکار دوست تھا اس سلیئے اکثر وقت شکار
کو جایا کرتا اور شکار کھیلا کرتا تھا اتفاقاً ایک روز شکارگاہ مین جا شکار کھیلنے لگا اور گیا دیکھتا
ہی کہ ایک ہرن اپنی مادہ سے جفت ہو رہا ہی سو ویسا ہی تاک کر ایک تیر ایسا مارا کہ ہرن کو جا لگا اور
وہ ہرن نہین تھا بلکہ تپشی تھا کہ ہرن کے قالب مین آکر اپنی جورو سے ہم صحبت تھا جب کہ اسکے
زخم تیر کی کارگر ہوئی اور زمین پر پڑا تب حالت نزع مین راجہ پانڈو کو بددعا کر کے کہنے لگا کہ
خدا تجھ کو بھی اسی حالت مین موت دیوے اور عین لذت مین تیری جان نکل جاوے راجہ پانڈو
دیکھ سنکر نہایت مغموم ہوا اور حالت مباشرت مین اپنا مرنا یقین جانکر تمام سلطنت کا کاروبار اپنے
بھائی دھرتراشٹ کے حوالے کیا اور جنگل مین جا ریاضت و پوجا مین مشغول ہوا اور جورون
کی مقاربت اگرچہ بالکلیہ چھوڑ دی تھی پر اپنی دونون عورتون کو اپنے ساتھ رکھتا تھا اور پہلے
اسے کچھ اولاد نہین تھی اس سلیئے ہمیشہ اولاد کے غم مین غمگین رہتا تھا ایک روز پہلی جورو سے
کہ جسکا نام کونتی تھا کہنے لگا کہ جو لاولد مرتا ہی سو دوزخ مین جاتا ہی اور ہمارے مذہب مین درست
ہی کہ جو کوئی فرزند نہ رکھتا ہو یا جننے پر اسے قدرت نہو تو وہ کسی برہمن یا تپشی سے اس بات کی
درخواست کرے اور اپنی جورو کو اسکی خدمت مین بھیجکر بہم پہنچاوے چنانچہ میرا باپ جو لاولد موا تھا تو
ارکان دولت نے اس بات کی درخواست داس دیو سے کی اور تولد میرا اور میرے بھائیون کا
اسی داس دیو سے ہوا ہی یہ سنکر اسکی جورو کونتی نے جواب دیا کہ اگر مین تیرے آگ مین بھی جلون گی پر
بیگانے مرد سے ہم صحبت نہونگی بھلا اگر اولاد کی خواہش ہی تو مین نے بڑی ریاضتون سے ایک منتر
سیکھا ہی کبھی اجازت پاؤن تو اس منتر کے زور سے ایک فرشتہ عالم ملکوت سے بلوا کر اپنا پیٹ رکھوا لون
اور لڑکا جنون راجہ پانڈو یہ سنتے ہی خوش ہوا اور اجازت دی کونتی نے ایک روز راجہ پانڈو کو
دروازے پر بٹھلا کر خلوت مین گئی اور تھوڑی دیر کے بعد آکر کہنے لگی کہ ای راجہ خوش خبری ہی تجھ کو
مین پیٹ رکھوا آئی ہون غرض بعد نو مہینے کے بیٹا جنی اور اس کا نام بدشتھر رکھا اور بعضے

اسسے دھرم پوت بھی کہتے ہین پھر اسی طرح دوسرا بیٹا پیدا ہوا اور نام اسکا بھیم سین رکھا بعدہ تیسرے
مرتبہ تیسرا بیٹا وجود مین آیا اور نام اس کا ارجن رکھا من بعد چوتھے مرتبے چوتھا بیٹا ہوا اور
نام اس کا سہدیو رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ سہدیو راجہ پانڈ کی دوسری جورو سے پیدا ہوا ہی
اور پانچوین مرتبہ پانچوان بیٹا جنی اور نام اس کا نکل رکھا انتہی پس اس سے ثابت ہوا کہ یہہ پانچون پانڈو
راجہ پانڈ کے بیٹے نہین سے تھے اور فرشتے سے پیدا ہونے کی کیفیت جو لکھی ہی سو اس پوتھی لکھنے
والے کی بناوٹ ہی کیونکہ دوسری پوتھی گنگا دتی جو نہایت معتبر ہی اس مین لکھا ہی کہ کونتی نے فقط
راجہ پانڈ کی آزردگی ہونے کے سبب منتر کا اور فرشتے کا بہانہ کیا پر مکان مین ایک طرف سے
کوئی تپسی کو بلوا کر اس سے ہم صحبت ہوتی تھی اور ایک کے بعد ایک پانچ بیٹے جنی اور یہہ کونتی
کی نہایت دانائی ہی کہ اگرچہ اس نے مرد سے اجازت پائی تھی اور اسکے حکم کے موافق فرزند
بہم پہنچاے لیکن دوسرے مرد سے ہم صحبت ہونے کی زخم اپنے مرد کے دل پر ہونے نہ
دیا غیر کی دلیل یہہ کہ وے پانچ پانڈو حرام کے جنے ہوئے ہین جیساکہ اوپر گذرا اور وہی گنگا دتی
مین کہ جو معتبر پوتھی ہی لکھا ہی کہ پانڈون کی پیدایش مین لوگون نے اختلاف کیا ہی مگر صحیح
یہہ بات ہی کہ جب راجہ پانڈ نے اپنی جورون کو فرزند بہم پہچانے کی اجازت دی اور اسکی عورت
کونتی جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی اس نے دوسرے مردون سے عیش کا نشہ وغ کیا بت ہی حال
راجہ پانڈ نے دیکھکر غلبہ شہوت مین ہوا اور کونتی سے نزدیکی کی اور اسی حالت مین عین لذت
کے وقت تپسی کی بددعا سے پانڈ مرگیا اور کونتی نے وہی پہلی اجازت پر تپسی وغیرہ سے
ہم صحبت ہو کر ایک کے بعد ایک پانچ بیٹے جنی پہلا بدنتہر یعنی دھرم پوت اسکی پیدایش کا
یہہ قصہ ہی کہ ایک روز کونتی نہا دھو کے کپڑے اور زیور سے آراستہ ہوئی اور دیول مین
دیو کی پوجا کے سلئے گئی اتفاقا وہان تپسی جو ہت سے لنگوٹ بند بیٹھا تھا اس نے کونتی
کو اس خوبصورتی اور جوانی کے ساتھ اکیلی دیکھکر خود سے بیخود ہو گیا اور دریاے شہوت مین
غوطے کھانے لگا تو بس بیخود ہو کہنے لگا اے کونتی تجھہ کو ایشور نے بہت ہی کچھہ حسن دیا ہی اور

تولایق سرک کے ہی اگر تو ایک کام کیا کرے تو اسکے باعث وکینٹھ مین جاوے اور وہان کے
سنتہ امکان اور اس سے دو چند خوبصورتی ملے کونتی نے پوچھا وہ کونسا کام ہی کہ جسکے باعث
مین وکینٹھ مین جاؤن گی تپشی نے کہا دل ہر کسی دکھا کر کونتی نے کہا کسطرح سے تپشی نے
کہا ہاتھ سے اور بات سے اور ذات سے اگر تیرا بھی دل اسوقت رکھے گی تو البتہ تجھے مجھ
جیسا فرزند عابد پسندیدہ پیدا ہوگا کونتی کے دل مین بھی کچھ آگیا اور اس تپشی سے ہم صحبت
ہوئی اور اسی حمل سے بعد نو مہینے کے بیٹا جنی اور پرورشی کے لیے اسی تپشی کے حوالے
کیا تپشی نے نام اسکا بششتہ رکھا اور پرورش کرکے جملہ زہد و تقوی سکھا دیا دوسرا بھیم سین
اور اسکے پیدا ہونے کا یہہ حال ہی کہ ایک دیو مہیا سر کہ جسے ہرت بھی کہتے ہین اس ملک مین
رہا کرتا اور لوگون مین ظاہر آتا اور لوگ اسے ہمیشہ ایک گاڑی بھر کر کھانا بہوت بھیجکر اسی کی پوجا
کیا کرتے تھے اور وہ بھی ان لوگون کی اسقدر نگاہبانی کیا کرتا تھا کہ کوئی دوسرا دیو ان کے
طرف آ نہین سکتا اتفاقاً ایک روز کھانا لیجانے کی نوبت کونتی کی مان کی تھی اور اسے اس روز
کچھ کام درپیش تھا اس سلئے اس نے اپنی بیٹی کونتی سے کہا کہ مجھے کچھ کام ہی تو جا اور یہہ کھانا
دیول مین پہنچا دے کونتی نے اچھی ساڑی پہنا چیٹی پٹی سے آراستہ ہو کر گہنے سے بھی اپنے کو زینت
کیا اور گاڑی پر سوار ہو کھانا لے گئی جب دیول مین داخل ہوا زیوی دیو کے درشن کے لیے دیو
کے نزدیک گئی تو دیو نے اسی وقت کونتی کو پکڑا اور اس سے ہم صحبت ہوا اور کھانا بھی کھایا
کونتی نے اپنے بلند طالع سمجھ کر خوشی اور خورمی سے گھر آئی اور تمام قصہ مان سے کہا اور بھی
اپنی حادث جانکر خوشی کرنے لگی سو اسی حمل سے بعد نو مہینے کے کونتی کو بیٹا پیدا ہوا اور نام
اسکا بھیم سین رکھا تیسرا ارجن اور اسکی پیدایش کا یہہ ماجرا ہی کہ ایک روز کونتی نہانے کے لیے
گنگا پر گئی اور وہان ننگی ایک گوشے بین غسل کر رہی تھی اتفاقاً ایک پٹھان کی گاڑی پر
بیٹھا ہوا اسطرف نکلا اور کونتی کو اکیلی سرخ و سفید دیکھ کر بے اختیار گاڑی پر سے کود پڑا
اور اکیلی تھی اس سلئے وہین اس سے بچہ ہم صحبت ہوا جب کونتی حاملہ ہوئی تو حمل اپنا مخفی رکھنے

لگی اور وقت جننے کے ایک خندق کے بازو پر آسرے مین جا جنی اور بچہ چھوڑ کر آنے کا ارادہ
کر رہی تھی کہ ایک شخص تیرانداز کہ نام اس کا دوناجارج تھا شکار کو جو گیا تھا اُدھر سے نکلا اور وُہ
بچہ کونتی سے مانگ لیا کونتی نے وہ بچہ دیکر اپنی مان کے گھر آئی اور دوناجارج وُہ بچے کو لے
اپنے گھر گیا اور اسکا نام ارجن رکھا اس جہت سے کہ جہان وہ پیدا ہوا تھا وہان گھاس بہت سی
تھی اور ان کی زبان مین گھاس کی جگہہ کو ارجن بولتے ہین پھر دوناجارج نے اسے پرورش
کر کے تیر چلانے کا ہنر باکمال سکھا دیا یہانتک تیر چلانے مین یکتا اور استاد فایق اور بڑا پہلوان
بنا چوتھا سہدیو اور اسکی پیدایش کی حقیقت یہہ ہی کہ ایک گویا انند نامی نہایت راگ مین چالاک اور
وقت و ساعت پہچاننے مین ہشیار اور سیدھے ڈاوے سور سے واقف اس بستی مین رہا کرتا
تھا وہ ایک روز کونتی کو دیکھہ کر عاشق ہوا اور ہمیشہ اسی کے خیال مین رہنے لگا اتفاقا ایک روز
اس نے کونتی کو کسی تنہا مکان مین دیکھی اور ڈاوے طرف کا دم کہ جو دوستی اور محبت سے تعلق
رکھتا ہی چلتا ہوا دیکھہ کر جلد وصال کا التماس کیا کونتی بھی راضی ہوئی اور دونون بہم مراد کو
پہنچے جب کونتی کو حمل نمو ہوا تو وہ حمل مخفی رکھہ کر نو مہینے کے بعد بیٹا جنی اور ہمسایہ مین ایک
نجومی رہتا تھا اسے کچھہ پیسے دیکر وہ بچہ اسکے حوالے کیا نجومی نے اسکے طالع بلند دیکھہ کر نام
اسکا سہدیو رکھا اور پرورش کر کے اسے علم نجوم باکمال سکھا دیا پانچوان نکل ہی اور اسکے پیدا ہونے
کا یہہ قصہ ہی کہ ایک شخص اونٹ والا جوان خوبصورت تھا ایک روز کونتی کو دیکھہ کر عاشق ہوا
اور مدت تک اسکے عشق مین سرگردان رہا غرض اس نے ہمیشہ کونتی کے گھر آنا جانا جاری رکھا
اور رشتہ محبت کا پیدا کیا اتفاقا ایک روز کونتی کو گھر مین اکیلی دیکھہ کر اس سے وصال کا التماس کیا
[illegible]
ہم صحبت ہوئی اور حاملہ ہو کر بیٹا جنی اور
[illegible] سے ہوا وہ بھی ایک بیٹا کونتی کا ہی اسے کرن بولتے
ہین اور وُہ سب سے بڑا اور پہلا بیٹا ہی پر وہ کورون کے نزدیک رہکر پانڈون سے مخالفت
رکھتا تھا کیفیت پیدایش کی اسکے یہہ ہی کہ ایک روز کونتی فجر کے وقت گنگا پر غسل کے لئے

گئی اور ایک طرف گوشے مین غسل کر رہی تھی اتنے مین ایک جوان نکھری خوبصورت صاحب شجاعت کہ نام اس کا سورج تھا وہان گنگا پر غسل کے واسطے آنکلا اور کونتی کو خوبصورت نوجوان سرخ و سفید دیکھکر اسپر عاشق ہوا اور کونتی بھی اسے بنا ہوا دیکھکر عاشق ہوئی غرض دونو بھی ایک دوسرے پر مبتلا ہو کر عین عیش مین مشغول ہوے جب کونتی حاملہ ہوئی اور آثر حمل کا لوگون کو معلوم ہونے لگا تب کونتی کی مان نے کونتی کو کہا کہ رانڈ یہہ تو نے کیا کیا اور یہہ کس کا حمل ہی کونتی نے قسم کھا کر جواب دیا کہ مین حاملہ سورج سے ہون نہ دوسرے سے کونتی کی مان وغیرہ کونتی کے فریب سے آگاہ نہین تھے کہنے لگے کہ کونتی کو آفتاب سے حمل ہی یہانتک کہ کونتی بیٹا جنی اور نام اس کا کرن رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ کرن کان کی راہ سے پیدا ہوا اور اس لئے اس کا نام کرن رکھا گیا پر حقیقت حال یہی ہی کہ جو گذرا کیونکہ خدا تعالی نے پیدایش کی عادت جو مقرر رکھی ہی سو وہی فرج سے ہی اس کے برخلاف آجتک آدم علیہ السلام کی اولاد مین کوئی پیدا ہوا نہین القصہ کرن پیدا ہونے کے بعد اسکی مان کونتی نے اپنی بہن گندھاری جو کہ کورون کی مان ہی اسکے حوالے کیا بنا بر اسکے وہ کرن وہین پرورش ہو کر کورون مین رہنے لگا اور باقی کے پانچ بھائی کہ جو پانڈو کہلاتے ہین آپس مین باتفاق رہنے لگے پس اس دلیل سے ثابت ہی کہ راجہ پانڈو اور اسکے بھائی دھرتراشٹ اور بدر اور بیٹے پانچو پانڈو حرام کے نطفے سے پیدا ہوے ہین پھر ایسے پیدا ہوے چھنال زادون کو اشراف کہنا صرف احمقی ہی اور وے اپنی جورون کو دوسرے کے نزدیک اولاد بہم پہنچانے کے لئے بھیجنا درست جانتے تھے ایسے دیو ثیت بیحیاؤن کو نیک آئین سمجھنا مطلق نادانی ہی تیسری دلیل یہہ ہی کہ ان پانچ پانڈون نے اپنا راج پہلے جوے بازی مین کھو کر پھر اسکے لئے کورون سے لڑائی کی اور لاکھون آدمی کٹوا کر پھر وہ راج واپس لیا ہی جیسا کہ مہا بھارت پوتھی مین لکھا ہی کہ پانچون پانڈو آپس مین متفق ہونے کے بعد راجہ پانڈ کے بیٹے کہلانے لگے اور راجہ پانڈ کے قدیم شہر مین آکر راجہ دھرتراشٹ سے راجہ پانڈ کا راج طلب کرنے لگے راجہ دھرتراشٹ کا بڑا بیٹا درجودھن راے کور و جوان کے حال سے واقف تھا کہنے لگا کہ راجہ پانڈ کے یہہ بیٹے نہین ہین کیونکہ راجہ پانڈ نے اپنی موت کی دہشت سے

اپنی عورتون کی مقاربت مطلق چھوڑ دی تھی اس سلئے اسسے اولاد ہوئی نہین راجہ دھرتراشت
جو دانا اور دیرینہ تھا اپنے بیٹے کو کہنے لگا اگر تم سے نہون تو حکم سے ہونا ممکن ہی غرض راجہ
دھرتراشت نے آدھا راج اپنے بیٹے کورون کو اور آدھا راج پانڈون کو دیکر رفع فساد کیا یہہ پانچون
پانڈو ہستناپور مین رہکر آدھا آدھا راج وہان کا کرنے لگے جب راجہ دھرتراشت مرگیا تب کورون
نے فریب کرکے جوے بازی مین آدھا راج پانڈون کا اُن سے جیت لیا اور بارہ برس تک اُس
ملک مین نہ آنیکا عہد ان سے لیکر انکو اُس ملک سے نکال دیا پانڈون نے اپنے عہد پیمان
کے موافق بارہ برس تک جنگل و بیابان مین رہکر تیرھوین برس کورون سے لڑنے کا اور اُن کا
راج لینے کا عزم کیا اور لاکھون آدمی جمع کئے اور کورون سے لڑنے پر مستعد ہوے کورون نے
بھی اپنا لشکر تیار کیا غرض دونون فوج تیار ہوکر تھانیسر کے میدان مین صف کشی کی اور ایسے
لڑے کہ آجتک کوئی ایسا نہ لڑا ہوگا اور اس لڑائی مین دونو جانب سے اٹھانوے لاکھ انتیس
ہزار ایک سو ساٹھہ آدمی زیر تیغ ہوگئے اور کورو سو بھائی بھی مارے گئے اور وہان کی سلطنت
سب پانڈون نے کی اور راج کرنے لگے انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانڈون نے پہلے
اپنے حصے کا راج کھوکر لاکھون آدمیون کا سر کٹوانے کے روادار ہوئے اور کٹوایا تب ایسے
خونیون فسادیون کو اچھے اور نیک آئین سمجھنا نہایت عقل سے بعید ہی جو تھی دلیل یہہ کہ ان
پانچون پانڈون نے شرکت اور بھاگ سے ایک عورت کے ساتھہ شادی کی تھی چنانچہ وہی مہابھارت
پوتھی مین لکھا ہی کہ پانچون پانڈو حالت مفلسی مین جنگل مین بستے تھے تب ایک روز شکار کے
لیے دور تک نکل گئے یہانتک کہ کنپلی نگری مین کہ جہان کا راجہ دُرپد راجہ تھا جا نکلے راجہ
دُرپد کی لڑکی دُرپدی جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی انھین دنون مین جوان ہوئی اور اسکی شادی
کسی لایق شخص کے ساتھہ کردینے کے لیے راجہ دُرپد نے اکثر راؤ راجے بلوا کر ایک
مجلس نشاط کی ترتیب دی اور ایک لکڑی پر سونے کی مچھلی باندھ کر میدان مین رکھی اور
ایک بڑی دیگ تیل کی بھری ہوئی اُسکے نیچے چولے پر دھروادی اور تیر و کمان بھی وہان

رکھوادی اور کہا کہ جو کوئی تیر سے یہہ مچھلی اس دیگ مین اتار دیوے اسکے ساتھہ اپنی لڑکی
دریدی کی شادی کردونگا اور اُسے اپنی داما دی مین لونگا تب جتنے راؤ راجے اس میدان
مین حاضر ہوے تھے سو سب کے سب خفیف ہوگئے اور کسی کی ہمت نہ بڑھی کہ تیر و کمان
اٹھا لیوے اس مابین مین یہہ پانچون پانڈو بھیکاریون کے تن ایک کنارے مین بیٹھہ کر تماش
بینی کرتے تھے اُن مین سے ارجن پانڈو کے دل مین کچھہ آگیا اس نے اٹھہ کر تیر و کمان
کھینچا اور ایسا مارا کہ وہ مچھلی لکڑی سے جدی ہو کر اس دیگ مین آپڑی پھر شرط کے موافق اُس
دریدی کی لڑکی دریدی کو اُس دنگل سے لیگیا اور داغ حسرت کا اسکے طالبون کے دلپر دے گیا
غرض اس لڑکی کے نصیبون مین لکھا گیا تھا کہ پانچ مردون سے اکٹھا عقد ہونا پڑا اسلیے اسطرح
پانچون بھائیون نے اپنی مان کے بموجب حکم اس سے بیاہ کیا اور ستر ستر روز کی باری مقرر کر کے
اس عورت کے ساتھہ عیش کرنے لگے انتہی پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ وے پانچون پانڈو بہت
بد اور بد آئین اور بے غیرت تھے کہ ایک دوسرے کے دیکھتے دیکھاتے ایک ہی عورت سے
قضائے شہوت کرتے تھے باوجود اس بات کی غیرت آدمیون مین تو کیا جانورون مین بھی ہوتی
ہی چنانچہ اسی غیرت کے باعث مرغہ مرغی سے اڑتا ہی اور بکرا بکرے سے ٹکر دیتا ہی اور بیل
بیل کو سینگ مارتا ہی اور گدھا گدھے کو کاٹتا ہی حاصل یہہ کہ ان جیسی دلیلون سے صاف ثابت
ہی کہ پانڈو پانچون اور اُنکے آبا و اجداد سب بد چال اور بد رسم اور بد آئین خونی فسادی اور
بے غیرت حرامی اور حرام کے جنے ہوے تھے اور تم سے زیادہ کون ایسا نادان ہوگا کہ
انکو اشراف اور نیک آئین سمجھہ کر اُن کی چال اختیار کرے اور دین اسلام کہ نیک آئین اور
خوش روش اور پسندیدہ احکام ہین اسے چھوڑ دیوے سچ تو یہہ ہی کہ یہہ نامعقول اور باطل مذہب
ہندوی چھوڑ کر دین اسلام سے جو مشرف ہو سو البتہ خدا کے نزدیک ہم سے زیادہ پسند
ہو جاوے ہندو کہنے لگا تم نے جو کہا سو سب حق اور سچا ہی اور راست مذہب کہ جس مین حق
پرستی اور عدل و انصاف ہو ایسا سواے اسلام کے دوسرا ہمین نظر آتا اور اس بات مین آج

میری تشفی بخوبی ہو چکی اور ہمارے بزرگ پانڈو وغیرہ کا احوال بیان کیا سو بھی سب سنا
پانچ پانڈو جو ایسے بڑے تھے تو پھر ان کے کرشمے کے کام بڑے بڑے اُنسے کیسے کیسے صادر
ہوئے ہونگے چنانچہ کورو جو بڑے زور آور تھے اُن سے لڑکر انکو قتل کیا اور ایک مرتبے
بہشت کے رضوان کو بہشت سے بلواکر ضیافت دی اور ایک روز ارجن پانڈو نے ساتون
زمین کے پار تیر مار کر اس تیر کے سوراخ کی راہ سے بھیم سین کو بھیجکر شیش دیو کہ جس کے سر پر
زمین ہی بلوایا اور ضیافت کھلائی اور ایک وقت لنکا کو جانے کے لئے کشتی نہین تھی اس
لئے ارجن پانڈو نے ایک تیر مار کر ایک تیر کے دس تیر اور دس تیر کے سو اور سو کے ہزار
اور ہزار کے دس ہزار اور دس ہزار کے لاکھ اسطرح لاکھون تیر ایک تیر کے بناکر دریا پہ
ایک پل کھڑا کیا اور اس پل پر سے لنکا کو جاکر بھبیکشن کے پاس سے سنا خالص بادن کھسی لے آیا
اور اس وقت ارجن کی جوانمردی کا امتحان کرنے کے لئے ہنوت دیو نے دو پہاڑ اپنی دو
بغل مین اٹھاکر ہوا پر بُوا اور وہان سے پہاڑون سمیت اس پل پر گرا تو ہنوت کے اور دو
پہاڑون کے صدمے سے دو تیر بھی نہ ٹوٹے تھے کہ اتنے مین ارجن نے جلدی اور سرعتی
کرکے دوسرے دو تیر کمان سے چلایا اور ان ٹوٹے ہوے دو تیرون کی جگہہ رکھہ دیا اور پل کو
درست کیا ہنوت نے یہہ جوانمردی اور چالاکی ارجن کی دیکھکے بہت سا نوازا اور تعریف
کی اور ایک دو دفعہ جودھن رای کورو کو ان پانڈون کے ساتھہ مخالفت کرنے کے باعث
بہشت کے رضوان نے پکڑکر بہشت مین لیگیا تھا تب دوسرے کورون نے بدشتھر پانڈو
کے پاس آکر بہت سی منت اور عاجزی کی اور بدشتھر نے انکی عاجزی پر مہربان ہوکر ایک
خط ارجن کے ہاتھہ لکھوایا اور وہ خط تیر مین باندھ کر ارجن کے حوالے کیا ارجن نے حکم کے
موافق وہ تیر کمان پر کھینچکر چلایا اور ساتون آسمان کے پار بہشت مین پہنچا دیا اور دوسرے
تیر مار کر تیرون کا پل آسمان سے زمین تک بنایا اور وہ خط پانڈون کا دیکھکر جودھن رای
کورو کو اس پل پر سے لڑکا دیا اور لڑکتا ہوا زمین پر آیا ہی اور ان کے دشمنون کے سوائے

دوسرے بھی ان کے بہت کرشمے ہین جیسا کہ اُنکی جورو درپدی جب ایک پانڈو کی جو
سے فارغ ہوتی تھی تو اسیوقت آگ مین کود کر جل جاتی اور دوسرا پانڈو اسے جیتا کرکے
اپنے پاس رکھتا تھا اسیطرح نوبت بنوبت جل جاتی تھی اور ایک ایک پانڈو اسے جیتا کرکے
اس سے استمتاع لیتا تھا اور اُن پانچون نے بھی تاویل سے درپدی کے ساتھہ شادی کی تھی
غرض وہ پانڈو بڑے بزرگ تھے اور ان جیسا آجتک کوئی نہین ہوا مسلمان کہنے لگا پانڈون
کے کرشمہ سمجھکر جو اُنکی بزرگی تم بیان کرتے ہو سو لاحاصل اور بے فایدہ ہی کیونکہ اُنھون
نے کورون کو جو لڑائی مین مارا سو کچھہ بڑی بات نہین لڑائی مین ایک کی فتح اور ایک
کی شکست ہوتی رہتی ہی اور بہشت کے رضوان کو ضیافت دینا مطلق جھوٹھہ ہی کیونکہ رضوان
بہشت کے فرشتے ہین اور فرشتے کھانے پینے سے پاک ہین اور ارجن نے سات زمین
کے پار تیر مارنا اور اسکے سوراخ مین سے بھیم سین نے جانا وغیرہ بھی جھوٹھہ ہی کیونکہ آدمی کا
تیر اتنی کیا طاقت رکھتا ہو کہ سات زمین کے پار جاوے اور یہہ کہان ممکن ہی کہ بھیم سین
سب بھائیون سے جاڑا موٹا انگلی برابر تیر کے سوراخ مین سے نکل جاوے اور حقیقت مین
زمین ایک فرشتے کے سر پر ہی اور وہ فرشتہ بیل پر اور بیل مچھلی پر اور مچھلی پانی پر اور
پانی ہوا پر ہی وہان سانپ کا اور شیش کا کیا دخل اور جسکو ڈھنگ نہ پایا ہو سو البتہ ایک
تیر مین بہت سے تیر چلاتا ہی پر یہہ کب ہو سکے گا کہ دریا پر یا آسمان تک تیرون کا پل بناوے
اور یہہ کس کی عقل درست رکھتی ہوگی کہ فرشتے حرام کے جنے ہوے پانڈون کی مدد
کرکے اُن کے مخالف کو پکڑکر بہشت مین لیجائین اور آسمان سے زمین پانسو برس کی راہ کا
فاصلہ ہوتی کیا مجال ہی کہ درجودھن راے کورو زمین تک آسمان سے لڑکتا آوے اگر
لوہے کا بھی بدن ہو تو ایک وقت پاش پاش ہو آٹا بن جاوے اور وہ اتنا سخت ہوتا
تو لڑائی مین کیون مارے جاتا پس یہہ جھوٹھہ ہی اور درپدی کا جلنا اور جیتا ہونا بھی باطل
اور جھوٹھہ ہی کیونکہ مرے ہوے آدمی کو پھر جیتا کرنا سواے مدد خدا کے ہرگز ممکن نہین اور

اُدہر پانڈو جیسے کافر او مشرک حرامی حرام کے جنے ہوے خونی فسادی کو خدا مدد بھی نہ کریگا
بر تقدیر اگر خدا تعالی نے بطریق استدراج کے اُن کے ہاتھ اس درپدی کو جلایا ہوگا تو بھی
وہ درپدی دوسری نہ نبی بلکہ وہی کی وہی ہی چنانچہ چاندی کو اگر خاک کر کے پھر اسکی چاندی
بناوین تو وہ چاندی کی چاندی ہی سونا یا دوسری چیز نہ ہی بہر حال وی پانڈو ایک عورت
شرکت سے برت سقے تھے اور گنگا دت پوتھی مین صاف لکھا ہی کہ وہ درپدی آگ مین
سے پار نکل جاتی تھی جلتی نہ تھی غرض ایسی بناوٹ سے کچھ پانڈون کی شرافت ثابت نہ
ہوگی اور بو نجاست کی ہرگز چھپانے سے نہ چھپے گی ہندوالا جواب ہو کہنے لگا بھلا اگر ہمارے
بزرگ بد تھے تو کسی کی بدی سے کیا کام جیسا جس نے پہلے جنم مین کیا اس کا بدلا اُسے
دوسرے جنم مین ملا پس اگر ہم پہلے جنم مین بد اور بد آئین ہوتے تو اب اس جنم مین سکھ
نہ پاتے بلکہ آدمی بھی نہ ہوتے پر اسوقت ہم اور ہمارے بڑے سب نیک اور نیک آئین
تھے اس لئے اس کا بدلا ویسا ہی ہمین ملا اور آدمی کے پیٹ مین پیدا ہو کر اس شان سے
اس جنم مین زندگی کرتے ہین مسلمان کہنے لگا مہاراج تمکو خدا نے اپنے کرم سے
اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا اور تم لوگ دیوتون کو خدا سمجھ کر ان کی بندگی کرتے ہو اور خدا نے ہمکو
تم لوگون کو مسلمانون کے یعنے اسے اپنا خدا سمجھ کر خاص اسی کی بندگی کرنیوالون کے طفیل
سے پرورش کرتا اور سکھ دیتا ہی اور تم اس بات کا اقرار نہین کرتے ہو بلکہ زیادہ جنم اپنے
لئے ٹھہرا کر یہ کہتے ہو کہ ہم اور ہمارے بڑے اس جنم مین نیک تھے پر آدمی وغیرہ کو ایک جنم
سے دوسرا جنم ہونا مطلق جھوٹھ ہی اور تمھارے شاستر اور پوتھیون مین جو لکھا ہی کہ آدمی مرنے
کے بعد اسکی روح آلودگی سے پاک ہونے تک جانورون مین ڈالتے ہین اور بہت ہی بدی
کی ہوگی تو اسے مدت تک جہنم مین رکھکر پھر اُسے کسی کیڑے یا کتے یا بلی کے جنم مین بھیجتے
ہین و بالعکس اگر اس نے ٹھیک کام کیا ہی تو اسکی روح نیک آدمی تپشی اور پوجاری جیسے کے
کالبد مین پیدا کرتے ہین اور بہت نیک کام جیسا کہ بت پوجنے مین نئی طرح نکالی ہوگی یا مال

دیکر

و ملک کسی برہمن کو دیا ہوگا یا اپنی ذات پر دکھ اور تکلیف بہت سی اٹھائی ہوگی یا
اپنے کو ڈبایا یا آگ مین جلالیا ہوگا یا اس جی سے دوسری تکلیفین اٹھائی ہونگی تو وہ بعد
مرنے کے بے تامل اپنے خداؤن مین سے ایک خدا کی بہشت مین جاتا ہی اور لذت جسمانی
اور عیش و عشرت مجازی مین ہمیشہ رہتا ہی سو وہ بھی سب باطل ہی غرض آدمی کے لیئے
فقط ایک جنم ہی دوسرا جنم نہین کیونکہ اگر دوسرا جنم ہوتا تو وہ آدمی وہی کا وہی رہنے
پر اسکے پہلے جنم کا مال و اسباب اور جورو بچے اُسے نہ دینے سے بے انصافی ہو جاتی
اور کوئی بھی دیتا اور اسی طرح وہ اگر دوسرے جنم مین دوسرا بنتا تو پھر تمھارے نزدیک
یہہ بات نہوتی اور شاسترون مین نہ لکھتے کہ پہلے جنم کے کیئے کا بدلا دوسرے جنم مین
پاتا ہی کیونکہ اس پہلے جنم والے کے کیئے کا بدلا سکھ یا دکھ اور دوسرے جنم مین دوسرے
کو دینا بھی بے انصافی ہو جاتی پر حقیقت حال یہہ ہی کہ آدمی کے ایک جنم کے بعد پھر اسے
جنم دوسرا ہرگز نہین تا یہہ بے انصافی دونون طرف سے لازم نہ آوے اور جواب دہی
اسکی محال نہ ہو جاوے ہندو بولا یہان فرق اعتباری ہی یعنے باعتبار روح کے وہ آدمی
دوسرے جنم مین دوسرا نہین ہو جاتا اور باعتبار تن کے وہی کا وہی نہین رہتا کیونکہ روح
وہی ہی اور تن دوسرا مسلمان کہنے لگا کہ اگر تم آدمی کو دوسرا جنم کہتے ہو تو پھر فقط روح کا اعتبار
کرنا اور اس کا مال و ملک اسے دینا لازم ہی کیونکہ تن آدمی کا اناتمان یعنے فانی ہی اور روح
اسکی آتمان یعنے باقی ہی جیسا کہ سانکھہ شاستر مین سوامی کپل نے لکھا ہی پس اعتبار روح کا کیا
چاہیئے کہ وہ باقی ہی نہ تن کا کہ وُہ باقی نہین ہندو نے کہا اگر فقط روح کا اعتبار کرتے ہو اور
بدن کا اعتبار مطلق اٹھا دیتے ہو تو پھر تمھارا دعوی قیامت کے دن آدمیون نے اپنے
کیئے کا بدلا نیک یا بد پانے کے لیئے اسی بدن سے اٹھنے کا کب درست ہوگا اگر روح کو فقط
سزا و جزا ہو تو کیا بس نہین تھا **مسلمان کا جواب** خدا واحد تم جیسا بے انصاف نہین ہی کہ
جیسا تم لوگ روح آدمی کی پھر وہی اگر دوسرا جنم یعنے کا گمان کرکے اپنے کیئے کا بدلا پاتی ہین

سے کہتے ہو ویسا خدا بھی روح اور تن سے کے ساتھہ کئے ہوئے کا بدلا فقط روح کو دیوے بلکہ وُہ خدا بڑا انصاف والا ہی کہ وہی روح اور وہی تن سے اٹھا کر آدمی کو اسی کے کئے کا بدلا دیوے گا ہندو کہنے لگا کہ اگر ایسا ہی تو پھر قبر کے عذاب و ثواب کا کیون گمان کرتے ہو اور وہان کب تن اور روح ایک جگہہ ملتے ہین بلکہ وہان فقط تن ہی اور فقط تن کو عذاب ہونا یا ثواب ملنا یہہ بے انصافی تمھارے ہی قول سے ثابت ہی **مسلمان کا جواب** قبر کا عذاب اور ثواب حق اور سچا ہی اور وُہ فقط تن کو نہین ہی تا کہ بے انصافی لازم آوے بلکہ اسکی روح اسکے تن کے ساتھہ ایک وجہے سے قیامت تک علاقہ رکھتی ہی اور اس علاقے کے طور پر اسے عذاب ہوتا ہی یا ثواب ملتا ہی اور وہ دنیا مین علاقہ رکھے جیسا نہین ہی اس لئے وہ ثواب اور عذاب نہین دکھتا ہی بخلاف قیامت کے کہ وہان دنیا مین علاقہ رکھے جیسا ہوگا اور وہانکا ثواب اور عذاب بھی سب دیکھینگے ہندو نے کہا روح کا علاقہ تن سے ساتھہ قبر مین کیسا ہوتا ہی عقل مین آتا نہین **مسلمان کا جواب** جیسا آدمی سوتا ہی اور روح اسکی اسکے تن سے علاقہ رکھہ کر دور تک جاتی ہی اور سیر کرتی ہی اور کہین گرنے کی جیسی حالت ہوتی ہی تو فی الفور آدمی یہان بچھونے مین اچھلتا ہی اور وُہ حالت کسیکی دریافت مین نہین آتی ویسا ہی قبر کا حال ہی ہندو بولا سوئے پر آدمی کی حرکت وغیرہ باقی رہتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعد سونے کے روح کا تعلق بدن سے ہوتا ہی پر مرنے کے بعد کچھہ اثر روح کا نہین رہتا **مسلمانکا جواب** آدمی کی روح علیحدہ اور دم علیحدہ ہی پس سوئے پر دم رہتا ہی اور اسی کی حرکت رہتی ہی اور تصرف روح کا بھی باقی رہتا ہی اس لئے وہ سڑتا گلتا نہین اور بعد مرنیکے دم نکلتا جاتا ہی اس لئے اسکی حرکت بھی جاتی ہی اور روح کا تصرف بھی اٹھہ جاتا ہی اس لئے وُہ سڑتا گلتا ہی پر روح کا تعلق دوسرا اور تصرف اُسکا دوسرا ہی ہندو لاجواب ہو کہنے لگا دوسرا جنم آدمی کو ہونا صرف گمان ہی اور تم جو کہتے ہو سو البتہ سچ نظر آتا ہی پر تم لوگ مردے کو کس لئے گاڑتے ہو اور اُسے سڑنے اور گلنے کی ایذا کیون دیتے ہو انصاف کے رو سے یہی ہی کہ آگ مین جلا دین **مسلمان کا جواب** انصاف کے رو سے یہی ہی کہ آدمی کو گاڑ دیوین کیونکہ اصل پیدایش اسکی مٹی سے ہی اور آگ اور ہوا اور پانی اس تن

کی پرورش کے لئے اسکے ساتھ ملا دئیے گئے ہیں پس آدمی کے تن کے حق میں مٹی ان جیسی اور آگ دائی کے جیسی ہی اور یہہ کس کا انصاف ہو گا کہ مان ہوتے بچہ دائی کو دیوے تم لوگ جیسے دل کے اندھے ویسا تمہارا انصاف بھی عقل کے برخلاف ہی ہندو لئے دکہا مردے کو گاڑنا انصاف کی راہ سے برابر نظر آتا ہی پر یہہ جلانا اُس کا کس نے نکالا اور آج دن تک اتنے دنانا ہوے کیسا جاری رہا **مسلمان کا جواب** جیسا تمہارا ہندو کی مذہب ابلیس کی تعلیم سے نکلا ہی ویسا یہہ مردون کا جلانا بھی اسی ابلیس کے فریب سے نکلا ہی حاصل اس کا یہہ ہی کہ جب ابلیس نے آدمیونکو بت پرستی سکھانے لگا تب دیوں کے نام بھی بعضون کو سکھا کر وٹھل وٹھل انند گووندا اور جے جے نارایین ہری اور مہادیو وغیرہ کہنے لگایا اور خدا کا ذکر ان سے چھڑا دیا تب ایک شخص کہ نام اسکا انمیا ئیس تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ہابیل ہی اس نے مرتے وقت ہوش مین آکر سوچا کہ مین نے خدا کو چھوڑا اور یہہ نام دوسرے کے آخر عمر تک لیتے رہا سو نہایت بد کیا اب سزا اسکی یہہ ہی کہ جس منہ سے ان نامون کو کہتا رہا تھا اسی منہ کو جلا دیا چاہئے غرض مرتے وقت اپنا منہ جلانے کی وصیت با تاکید کی اور اپنی اولاد کو کہا کہ اگر یہہ میری وصیت بجا نہ لاؤ تو مین تم سے کبھی خوش نہونگا تا بر اسکے جب وہ مرگیا تب اسکی اولاد نے اسکے منہ کا ٹکڑا جلانا دشوار جانکر سب تن اس کا جلا دیا من بعد جب انہین سے کوئی دوسرا مرا تب مردون کا جلانا بہتر ہی سمجھ کر اُسے بھی جلایا آخر کار مردون کا جلانا جاری ہوا اور آجتک جلانا مردون کا اور پوجنا بتون کا وغیرہ جو کہ بد تھا سو معلوم کر کر لکھون کروڑون آدمی پیغمبرون کے دین قبول کر کے مومن مسلمان ہوتے آئے اور اب بھی ہوتے ہین مگر جو لوگ کہ دل کے اندھے ابلیس کے تابعدار ہین سو ویسے ہی شرک و کفر مین رہتے ہین ہندو لاجواب ہو کہنے لگا مردون کا گاڑنا بھی واجبی نظر آتا ہی بلکہ تم مسلمانون کے دین کے سب احکام پسند معلوم ہوتے ہین مگر ایک کام تمہارا نہایت خراب ہی یعنے ہم ہندو لوگون کے فرقے چنانچہ برہمن اور پربھو اور کھومک اور ساوت اور رادت اور بنئے اور کھتری اور کایتہ اور کمبی اور نائکم اور سرائوگی اور جنگم اور جوگی اور ڈھیڑ وغیرہ جتنے ہین ان سب مین نہایت پد اور کم اصل ڈھیڑ ہی

اسے تم لوگ دوسرے ہندوؤن کے جیسا اپنے نزدیک ٹھہلاتے ہو اور اس سے دور نہین رہتے ہو
مسلمان کہنے لگا ڈھیر و غیرہ تم ہندو لوگ سب ایکسان ہین پھر ایک کو دور اور ایک کو نزدیک
کرنے کا کیا سبب ہی یعنے جیسے ڈھیر بد دین اور مشرک دکا فر ہین ویسے تم برہمن وغیرہ سب ہندو
بیدین اور مشرک دکافر ہین اور جیسے ڈھیر وقت غسل کے دیوون کے نام لیتے ہین یعنے نارائن
نارائن اور ہری وشنو اور ہری وشنو بولتے ہین ویسے تم بھی بولتے ہو اور وی ڈھیر جیسی موچھ
بڑہاتے ہین ویسی تم بھی بڑہاتے ہو اور جیسے ڈھیر ان کے تیوار ورش پرتی پدا اور ایمت دوتیا اور
اکشن ترتیا اور گنیش چھوتی اور ناگ پنچمی اور چنیا شٹی اور سیل سپتمی اور گوکل اشٹمی اور رام نومی اور
ویجی دشمی اور اساڑا ایکادسی اور دہمن ودادسی اور دھنو ترودسی اور ویکنٹھ چوتر داسی اور گوجاگری
پورنما اور دیوالی اور ہولی وغیرہ ہین ویسے تمھارے بھی وہی تیوار ہین اور ڈھیر ان کے نام دیوون
کی طرف نسبت کیے ہوے ڈھونڈ دیو اور یو مدلو اور جو مدلو اور سومدیو اور جاے دیو تے ہین ویسے
تمھارے بھی نام دیوون کی طرف نسبت کیے ہوے مانکدیو ڈھونڈ دیو اور انند دیو اور داس دیو وغیرہ
ہوتے ہین اور جیسے برہمن وغیرہ جانتے ہین کہ ہمارا خدا ایشور اور برمہ اور وشنو ہین ویسے وی
بھی انکی خدائی کا اعتقاد رکھتے ہین اور جیسے تم مردے کو جلاتے ہو ویسے بعضے وی بھی مردون کو
جلاتے ہین اور تم جیسا سوت کا جامہ پہنتے ہو ویسے ڈھیر بھی ان کا جامہ پہنتے ہین اور وی نجس
مردار گاے وغیرہ کا گوشت کھاتے ہین ویسا تم نجس پیشاب گاے کا اور گوبر اسکا پینے کھانے مین
برتتے ہو اور جیسا تم سادھن بولکر لگن لگاتے ہو ویسا وی بھی سادھن بولکر لگن لگاتے ہین اور
جیسے تم ختنہ کرتے نہین اور اس کے باعث پیشاب کی بوند اٹک رہکر کپڑے وغیرہ تمھارے
پلید ہوتے ہین ویسا وی بھی ختنہ کرتے نہین اور انکے بھی کپڑے پلید ہوتے ہین اور جیسے تم
لبنے لبنے ناخن رکھتے ہو ویسے وی بھی ناخن رکھتے ہین اور جیسے تم اسلام کے دشمن ہو ویسے وی
بھی اسلام کے دشمن ہین غرض جیسے تم ویسے ہی ڈھیر بھی ہین اور تم لوگ جو اپنے کو نیا کر رکھتے ہو اسکا
اعتبار نہین کیونکہ دین وائین مین ظاہر لباس پر نظر نہین بلکہ ظاہر مین آدمیت مین سب برابر ہین

پھر ہم نے تم لوگون کو نزدیک جھٹلانا اور ڈھیرون کو دور رکھنا بے انصافی ہی بسند دیوار [illegible]
نہایت بدہی کیونکہ وہ گاے کھاتا ہی باوجودکہ وہ دیوا وتار اور مان کے جیسی ہی مسلمان [illegible]
گاے دیوا وتار ہی اس لئے اسے کھانیوالون کو بد سمجھتے ہو تو پھر سور اور کچھوا اور مچھلی کھانیوالون کو
ڈھیرون کے جیسے بد اور کم اصل سمجھا چاہیئے کیونکہ سور اور کچھوا اور مچھلی بھی دیوا وتار ہین یعنے
جیسا ناراین نے کرتجگ مین راجہ بلرائی کو مارنے کے لئے برہمن کا اوتار اور ایک دیو کو مارنے
کے لئے نارسنگ اوتار اور رکھنہ اوتار اور پرس رام اوتار وغیرہ لیا تھا کہ کے تمہارے شاستر
اور پوتھیون مین لکھتے ہین ویساہی لکھتے ہین کہ زمین دانتون پر اٹھانیکے لئے سور کا اوتار
اور سنکھہ دیو کو مارنے کے لئے اور اسیطرح دوسرا دیو جو دریا مین رہتا تھا اسے مارنیکے
لئے مچھ اور کچھ یعنے مچھلی اور کچھوے کا اوتار لیا تھا اور گاے مان کے جیسی اگر تم لوگ سمجھتے تو
اپنی خاص مان کو جلاتے جیسا گاے کو بھی جلاتے انھین ڈھیرون کے حوالے نہ کرتے اور اسکے
چمڑے کے جوتے نہ پہنتے اور اسکے بیٹے کو اور بھائی کو اور خاوند کو حقیر سمجھ کر نہ مارتے بلکہ اسے
یعنے بیل کو اپنا بھائی یا ماموں یا باپ جان کر عزت رکھتے حاصل یہہ کہ تم سب ہندو کیا ڈھر کیا برہمن
کیا پرھو کیا بنیا کیا کنبی کیا مالی کیا سنار کیا تیلی کیا راوت کیا ساونت کیا موچی کیا ڈوم دھرم
مین اور پوجا پتری مین اور چال ڈھال مین برابر ہین اس لئے دور رہنا تو تم سب سے دور
رہنا چاہیئے ہندو لاچار اور لاجواب ہو دیر تک خاموش رہا پھر کہنے لگا سبحان اللہ کیا خوب دین
اور اسلام کے آئین پسند ہین کہ اس مین کسی بات کا فرق نہین نظر آتا پس اب تو یقین ہوا کہ مذہب
ہندوی مطلق باطل ہی کیونکہ خداے واحد کو چھوڑ کر اسکے پیدا کئے ہوے دیوون کو خدا کے پیدا
کئے ہوے جانکر انکی بندگی کرنا عین نادانی ہی یہہ کہا اور سوال کیا **ہندو کا سوال** کہو صاحب
ایمان کیا ہی اور کفر و شرک کیا اور آدمی مسلمان کیسا ہوتا ہی اور مسلمانی کی بنا کتنی چیزون پر ہی **مسلمانکا
جواب** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے جو خبر سنائی اور جو حکم اس کا ہمین پہنچایا
ہی وغیرہ جو کہ اسکے نزدیک سے انکو ملا ہی سو سب حق اور سچا جاننا اس کا نام ایمان ہی کہ جسکا

مجمل مضمون لا اله الا الله محمد رسول الله ہی یعنے کوئی معبود عبادت کے لایق اور کوئی خدا
خدائی کے سزاوار نہین ہی سواے اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہین اور ان باتون کو جھوٹ
سمجھنا کفر ہی اور جو عبادت وغیرہ خاص خدا کو ہی سو دوسرے کے لئے سمجھنا شرک ہی اور آدمی نے
جب دل سے یقین جانا کہ خدا ایک ہی اسے شریک نہین اور اسکا پیغام ہمکو پہنچانیوالے
اسکے دوست اور پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ ہین اور اسکے سب
حکم مانے تب وہ مسلمان مومن ہوا اور مسلمانی کی بنا پانچ ہین ایک کلمہ شہادت کا کہنا یعنے اشہد
ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی
لایق خدائی کے نہین ہی سواے اللہ کے کہ وہ ایک ہی اسے شریک نہین اور شاہدی دیتا
ہون مین کہ بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے خدا کے اور رسول اسکے ہین دوسری پانچ
وقت کی نماز یعنے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز ادا کرنا اور تیسری مال کی
زکوۃ سو روپیے کے عوض کو اڑہائی روپیے دینا اور چوتھے روزے رکھنا رمضان شریف
کے پانچوین حج کرنا کعبۃ اللہ کی اگر خرچ وغیرہ کی طاقت ہو تو پس یہہ پنج بنا اسلام کے
ہین اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ ان پانچون کو اپنے پر فرض جانے اور جہان تک مقدور
ہو ادا کرے ہندو نے کہا اگر کسی نے خدا کی خدائی کا اور اسکے پیغمبرون کا اور اسکے
تمام احکام کا دل مین اعتقاد کرکے منہ سے بھی اقرار کیا پر اپنے کو وہی اصلی لباس مین
رکھا تا کہ اس پر کچھ ظلم وغیرہ نہو تو وہ مسلمان ہی یا نہین اور خدا اسے دوزخ سے بچاویگا
یا نہین **مسلمان کا جواب** اگر اس نے اپنے دل سے تمام دیوتون کو اور مشرکون کی چال کو
چھوڑکر خداے واحد کی خدائی کا اور اسکے پیغمبرون کی پیغمبری کا اعتقاد اور اقرار کرے اور بت
پرستی وغیرہ جس سے کہ اسلام کو ذلت اور ہلکاپن ہوتا ہی سو اس سے صادر نہو تو وہ شخص مسلمان
ہی عذاب دوزخ سے بچکر جنت مین جاویگا اگرچہ لباس اس کا اصلی ہو ہندوے بعضہ خوشی
کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوا خدا تعالی ہر ایک کافر و مشرک کو یہی توفیق دیوے کہ اسلام

رہنا اور

لاوین اور سب کا خاتمہ کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو۔
خادم الطلاب محمد ادریس بن عبد اللہ چلپانی نے یہہ کتاب رد ہنود ومسمیٰ مین سنہ ۱۲۹۱ ہجریہ
مین چھپوائی تھی اب انہون جناب فضیلت مآب قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب بلندی کی
و نور الدین بن جیوا خان نے مطبع حیدری مین حلہ طبع سے آراستہ فرمائی تا مسلمان بھائیون
کو اسکے مطالعہ سے شرک وکفر کی برائی اور سوال وجواب کا طریقہ معلوم ہو کر ہمیشہ کافرون
اور مشرکون کے ساتھہ بحث اور تقریر مین غالب رہین اور اُن کو توفیق الٰہی سے اسلام پر
لاوین کہ وہ دین پیغمبری سے محروم نہ رہین

تاریخ اس رسالہ کی قاضی حسین صاحب کوفی سے

خوش کتابیکہ محو ظلام است
در لقب کوکبی فرجام است
کرد تصنیف این کتاب عجیب
لا دواو دعنب القیام است
کرد مجموع آن ہمہ یکجا
فکر واندیشہ سبح تا شام است
گفت ہاتف بگوش ہوش کہ او
از تصانیف صدر علام است
مولد ومنشاش بر نتاگیر
در ردیات کفریش تام است
آنچہ تقریر رشد با اہل کمال
نسخہ رد ہنود ویش نام است
بندۂ حضرت کریم حسین
نام پاکش کہ ہست اسمعیل
صاحب علم واہل اکرام است
ہمچنان تیغ زد بسینۂ کفر
یا برہمن بھٹے کہ بگنام است
بہر تاریخ این رسالہ نمود
تا کہ تاریخ گشت انعام است
رد کفر وجہ سیف اسلام است

تاریخ من تاریخ طبع جناب قاضی غلام علی صاحب مہری

از فضل رب یہہ نسخہ دربان قاہرہ
جاری ہین اس سے تا ابد فیض باہرہ
کفر کا فرو سے صاحب اسلام نے جہاد
حق نے عطا کیا ہی اسے علم فاخرہ
تیغ زبان نے اسکی کیا ہی یہہ کار سیف
گمنام ہو گئے ہین سب ارباب خاکسرہ
پایا ہی انصرام یہہ طرز مناظرہ
مغلوب اہل کفر سراسر ہین تا بحشر
قایل کیا ہی ان کو بتقریر آبرو
طرفہ ہی اسکی راہ الٰہی مین کچھ جہاد
تیز خرد ہی اُس کا سنان مکاسرہ
یارب رہے یہ زمرۂ انصار اسلام ان
دکھلا یا دین احمد مختار نے ظہور
غالب ہی دین پاک با نوار زاہرہ
علامۂ زمان ہی وہ ہادی راہ دین
نادر کی اسنے بت شکنی ہم مجاہرہ
مومن ہوے ہین اسکے تدارک سے خیر خود
رکھہ تا دکام بت سبہی پر معاشرہ

بعد از فتوح خیبر پہر اسنے برائے عام
از بہر اہل شرک سند مسئل باصرہ
یادین وہ نت مکائد اشرار سے امان
محکوم دین ہو دین سبھی ہمہ بیادرہ

باہم لکھے ہین سب یہہ افکار نادرہ
غالب وہ ہو وین زمرۂ کفار پر مدام
ابلیس سے دو دم رہین ہمین مناظرہ
از بہر سال کرنے لگا جبکہ فکر علی

واللہ یہہ رسالۂ رد ہنود ہے
ہو جاوے اس کتاب سے جنکو محاورہ
کفار اس رسالۂ نامی کو دیکھ دیکھ
دل سے بفکر صائب و ثاقب مشاورہ

تب گوش زد ہوئی ہے یہہ ہاتف سے غیب کا
تاریخ بے بہا ہے کلید مناظرہ
١٢ ٩١

ایضاً

مرتب ہوا ہے رسالہ یہہ فاخر
خدا اس سے راضی ہے بافضل وافر
کہا اسکے درگوش اسدم فلک نے

جسے دیکھ اسلام سب لاوین کافر
علی نے کیا قصد تاریخ اسکی

کیا اسکو تصنیف جس پاکدین نے
لکھی دیکھ مضمون ہو شاد خاطر
زہے رد شبہات ہندو نوادر

تاریخ از جناب میر حسین صاحب مدرسی

از بہر رد مذہب ہنود در زمان
ناظم بفکر سال شد و گفت ہاتفش

تصنیف این کتاب شد از شہر جہان
رد ہنود کن زہے ستارہ نہان

تمام شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسگھڑی پیدا کیا انسان کو وہ ذوالمنن
کس طرح ہو گئے جدا ہندو مسلمان مرد و زن
کون تھا حاضر وہان کس نے کہا تھا ان سے
کیسی دونون مین دوئی آکر پڑی بولو سخن

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

مہا دیو کا پتلا بنا پیدا کیا جسوقت پر
کتنے برسون کی بتاؤ مہا دیو کی تھی عمر
مہا دیو بچہ اٹھا یا تھا جوان بوڑھا مگر
پاربتی کتے دن پیچھے ہوئی بولو خبر

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

مہا دیو نے گائی سے آشنا ئین جو کا دیا
پتر وا ان کس نے سی اور یان وہ کاہیکا تھا
گائے تو اسوقت تھی پھر کاہے سے لیا جگا
کس نے سوئی کیا اور وہان گیا کیا کیا کیا

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

پاربتی پہلے ہوئی یا مہا دیو پہلے ہوا
انکے تین کاٹے اچھے ہین گے تو فر مجھ کو بتا
انکو گاڑے یا جلاے بول کیسا کیا ہوا
انکو گاڑے یا جلائے یا دئے جل مین ڈبا

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن •
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

رام دسرت کا ہی بتر کونسا دسرت کا باپ
رام لچھمن مین فرق تھا کتنے برسون کا حساب
رام کی ماں کون اور دسرت کی ماں تبلا شتاب
اور لچھمن رام کا بھائی سگا ہی دے جواب

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

کون ہی سیتا کی ماں اور باپ کا کان ہی وطن
کیا دیا سیتا کی ماں اور باپ نے شادی کے دن
کونسے دن روز کو بولو ہوا اس کا لگن
کیا کھلایا کیا پلایا کیا کیا قول و بچن

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوتھے بھر کر من

رام کی سیتا اٹھارا دن سے انکا لیگیا
رام کہہ ہی زور آور یا کہ ہی را ون بڑا
ہانتھ جب لاگا پرایا ست تمہارا کہان اسبہن رہا
رام رام کہتے سبھی را ون نہ کہتا اک ذرا •

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

اور کشن اوتار کہتے سو تمھارا نابکار
جو رہے بازی مین دیا کبین گوانا جو مین ہار
اس سا کوئی دوسرا زانی تھا بدکار و خوار
چور تھا اور تھا اچکا جیب تورہ کچھ دم مار

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

عمر تھی کتنے دنون کی اور کتنے دن جیا
جسکو تم کہتے کشن سو وہ کہان پیدا ہوا
اسکو گاڑے یا جلاوے بول کیا کیا ہوا
کچھ لکھے کا عذر یہ یا مورت کا منہ کالا ہوا

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جسکو تم کہتے کھنڈے راؤ وہ ہی دھنگر کا ہوائی
کون تھے مان باپ اسکے کانسے یہہ ہلدی چڑہائی
چھوڑ کر سب مرابان اسکی پسند دھنگرنی آئی
کان سے یہہ پایا ہی گھٹا کس نے جیجوری بنائی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جسکو تم کہتے ہو موزیا وہ بڑا شیطان ہی
پوچھا شیطان کے تئین یہہ کیا تمھاری شان ہی
نام اس کا زسیا پیپل بین اسکا تھان ہی
بس ہوا معلوم اب سب ہندو کا گیان ہی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کہہ بھوانی کی کہان پیدایش و بود و باش ہی
کتنے خاوند اس نے کی اور کوبھی اسکی پاس ہی
کون ہین مان باپ اسکے اور کسکی داشی ہی
یا تو ہی کنواری یہہ من کی آس ہی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پانڈورنگ اوتار ہوا ہی جسکو تم کہتے ہری
ڈھیڑ کا کھایا تھین اور ساتھ کھینچی گو متری
ڈھیڑ کا سنہرا تھا سب جاتی رہی ہی سندری
تم تو کیون لیتے ہو چھیڑا اب گرزد آوری

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھر تے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پانڈورنگ کا رنگ کیا تھا اور کہان پیدا ہوا
یا کہ پتھر ہین اتھا یا کہ وہ وہ مر گیا
کس نے پالا اسکے تئین اور کس جگہہ رہتا تھا
کتنے برسون تک عمل جا پنڈرپین وہ کیا

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

کیٹرو باندھ جسکو تم سے کہتے ہوئی ان مین لڑائی
ایک عورت کے اوپر چڑھتے تھے کیون پانچ بھائی
بادشاہی پہلے تھی پھر کیون فقیری اپنائی
آجتک دنیا مین ایسی نہین ہوئی ہے بے حیائی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

یہانتلک دیدہ ہین تمھارے سب ہین پتھر کی شکل
ہوا اجل سے بےخبر جو تو اس مین ہی جہل
پوجنا پتھرون کے تئین یہہ کیا تمھاری گئی عقل
بندگی مین ہم اصل ہین پوجتے ہو تم نقل

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

ڈھیر کہتا ہی مین ہین ہندو مانگ بھی ہندو کہاے
تم مین ہین دانا ہزارون ایک پر ایک شار کہاے
ڈھیر اور چمار ہندو ہی سب ہندو کے آئے
کوئی تو زنار ڈالے کوئی تو ٹیکا لگاے

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

کان سے یہہ نکلا ہی ٹیلا کن لگا ماتھے کو ل
کان سے انگوٹھی سر شتنا اور دھوتی در بغل
کان سے یہہ نکلا ہی جنوا کن کیا ہے عمل
کان سے یہہ سیندھ ٹیکا رکھنا یہہ جو رکھتے ہو کپل

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

کوئی تو گوسائین ہوا اور کوئی تو بیراگی ہوا
کوئی تو جنگم بنا اور کوئی تو سیوڑا ہوا
کوئی تو سناسی ہوا اور کوئی تو جوگی ہوا
کوئی بنا ہی بان بھاؤ سب مین ہی جوشی بڑا

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

اور تمھارے جو ہین تیرتھ آئین تم کہتے ہیہ جا
لعنت ایسے تیرتھون پر پوجتے ہو اسکو جا
گنگا جمنا اور کاسی کیشنا گوداور ا
پھر جو کہتے ہم ہین ہندو [illegible]

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

گاے کو کہتے ہو ماں اور پوجتے ہو صبح و شام
موت آنکھونکو لگاتے گاے کا ہے کر مدام
بیل کو نہین باپ کہتے ایسے ہو نسل حرام
مارے بیٹے باپ سے لیتے ہزارون کام

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

مہادیو کی لاٹ کھڑے سب دیا ہیں تم پنڈ بنا
جس کے گھر مانباپ ہیں ہی اسکے پنڈ کو پوجنا
اسکی پوجا تم کو کرنا کب ہی ای ہندو روا
صورت اصلی کو جا تو نقل ہیں ہی کیا نفا

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

تم نے کیوں ہے نہج اتنا جو کہ پوجا جا کرے
کوئی پوجے چاند کو کوئی دھیان سورج پر دھرے
کوئی تو پوجے آگ کو کوئی جھاڑ کے پھیرے پھرے
کوئی پوجے سیندو کو کوئی پاربتی کے پانوں پڑے

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

بس ہوا معلوم تمہارا اتنا ستر کچھہ اگے ہین
کوئی جلاتا مردہ کو کوئی گاڑ دیتا ہی کہین
جس جگہہ دیکھا تفاوت کچھہ کہین اور کچھہ کہین
کوئی بٹھاتا لون مین کوئی ڈباتا جل مین دہین

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

جب سے یہہ دنیا بنی ہی دیکھہ ہندو جیسا
چھوڑ کر مانباپ اور بھائی بھن اور اقربا
ہو گئے لاکھون مسلمان کر ذرا غیرت بھلا
پیچ ہوے جاتے مسلمان جسنے کچھہ الچ دیا

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

گائے کو تو کہتے مان سارے ہندو دیکھکر
جس گھڑی مرتی ہی مان تب بھیجتے ڈھیڑونکے گھر
اسکے گوبر سے دے چوکا اور لیتے گو منتر
واہ واہ ای احمقو یہہ کیا تمہارا اتنا ستر

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

گائیکے چمڑے کی موٹھ اور گائیکے چمڑیکا ڈول
گائیکے دم کا جنور ہیمن اڑاتے لیکے مول
اس سے ہندو پانی پیتے یا نہین تو مجھسے بول
گائیکے چمڑے سے جڑتے ہین تمہارے تاشے ڈھول

باد ہووے گر تمہیں ہمکو بناؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر صنم

تم تو اتنے مرتے ہو ہندو کوئی دیوتا ہوا
نا تو کہین آتا ملیدا نا کسند ورمی جاترا
نا تو کہین بختی ہی نوبت نا تو کہین دیوا لگا
جو موا ہندو مقرر بھوت شیطان ہو گیا

یاد ہووے گر تمھیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

تم اگر انصاف سے پوچھو تو ہین بہتر چمار
جنکا لیکا سی نے پہنا پانیمین سے ہاتھ
اگ تو ڈھیر ڈ سنکے گھر سے جلگئین ہوئی ہی آشکار
تم سمجھ اور بوجھ کر رستے کھتے ہو پھر کیون لاتے عار

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

سر کھلے کھاتے ہو کھانا کیا تمھاری شان ہی
ہاتھ سبنڈی پر پھرانا یہہ بھی اک طوفان ہی
کھاتے کھاتے مرگئے تو رہگیا ارمان ہی
مرگئے کتنے برہمن انکے اوپر لعن ہی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

کان وہ سالک رام رہتا تھا سنا ہی مجھ کو بول
گوشت دنیا گا ایکا ٹکڑے جو کر پتھر سے تول
اور غلام ہو کر بکا قصاب سے لیا تھا مول
پھر لیا ہی برہمن نے دس ٹکے دے اسکا مول

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

باپ سالک رام کا قصاب ماں قصابنی
جس نے مول اسکو لیا وہ ہی بڑا دل کا غنی
حیف ہی قصاب سے کرتے ہو تم کبر و منی
قصہ اس کا بوجھ کر کرتے ہو پتھر کو دھنی

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

دیو تمھارے سونے روپیکے بنالاتا سنار
تم اسے اپنا خدا کر پوجتے ہو بار بار
وقت مشکل بیچ کھاتے ہو اسے تم دربدر
حیف ہی جینا تمھارا تمکو نہین آتا ہی عار

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

گاے کے چمڑے کی جوتی پہننا کب ہی روا
ہینگ بنتا گاے کے چمڑے مین تمنے نہین سنا
پیاز نکلی گاے کے ماتھے سے وہان کھڈا پڑا
دلمین اپنے خوب سمجھو کتنے کھاتے ہو دغا

یاد ہووے گر تمھین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر برہمن

جس جگہہ اشنان کرتے اس جگہہ دھرتے ہو گنگا
جس کا خاوند مرگیا تو اسکو کہتے ہی سنی رانڈ
کیسی دو دھ سدھی ہوئی پہلے کھلی ہی اسکی مانڈ
اور جس کا سر مونڈا کہتے ہو اسکو سدھی رانڈ